یا اللہ جل جلالہٗ　　　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حسبنا اللہ و نعم الوکیل ' علی اللہ توکلنا ' الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

قلت حیلتی اغثنی وادرکنی

....

ولسوف یعطیک ربک فترضٰی

کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمد

....

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہے رضائے مصطفٰے میں رب کعبہ کی رضا
رب کعبہ کی رضا میں ہے رضائے مصطفٰے

....

جلد نمبر ۵۴　　　　شمارہ نمبر ۱۱

ماہنامہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ

فہرست

☆☆☆☆☆☆☆☆

اُن کی قربانی' اِن کی کمائی

(بے عمل بے نماز غیر ذمہ دار وعدہ خلاف پیشہ ور مقررین کا گھناؤنا کردار)

تاجدارِ کربلا سیدنا امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مصائب و آلام اور پے در پے قربانیوں کو کون نہیں جانتا؟ تب سے اب تک ساری دنیا میں آپ کی جوانمردی و بیک وقت بہر پہلو ہر قسم کی قربانی کی دھوم ہے مگر یہ عجیب بات ہے کہ ان کی قربانی عزیمت و استقامت' نماز کی پابندی و صبر و استقلال سے کوئی عبرت و نصیحت حاصل کرنے' حق کی پیروی دین کی سربلندی اور جذبۂ ایثار و قربانی سے سرشار ہونے کی بجائے کئی پیشہ ور مقررین و ذاکرین نے ان کی قربانی کو اپنی کمائی کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ وہ سیرت حسینی سے کوئی درسِ عمل حاصل کرنے اور قوم کو درسِ عمل دینے کی بجائے اپنے مخصوص رنگ ڈھنگ اور الفاظ و آواز کے زیر و بم سے پیسے بٹورتے اور دنیاوی عیش و عشرت کرتے ہیں۔ ان بے عمل کم علم غیر ذمہ دار و پیشہ ور مولویوں اور ذاکروں کا معیار کسی علمی تحقیق اور حوالہ و دلیل کی بجائے محض عوام کو متاثر کرنا اور مقررہ فیس وصول کرنا ہے۔ ان لوگوں کا ایسا انداز و بیان ہوتا ہے کہ جس سے (معاذ اللہ) اہل بیت کی زیادہ سے زیادہ کمزوری بیچارگی' مجبوری اور بے صبری کا مظاہرہ ہو اور بالخصوص حضرت صغریٰ اور فرزندان امام مسلم رضی اللہ عنہم کے معاملہ میں زیادہ مبالغہ آمیزی اور رنگ آمیزی کرتے ہیں۔ حالانکہ کہاں اُن کی بلند ہمتی صبر و استقلال تسلیم و رضا اور کہاں ان مقررین و ذاکرین کی خرافات و خانہ ساز حکایات ایسے ہی لوگوں کے متعلق شیعہ مکتب فکر کا ترجمان ہفت روزہ ''درِ نجف'' سیالکوٹ بھی یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ:

''خونِ حسین ان کے منہ کو لگا ہوا ہے
لاکھوں کما رہے ہیں یہ ذاکریں ہمارے
ہے عید کا مہینہ اِن کے لئے محرم
ہوتے ہیں جبکہ ان کے ہر روز وارے نیارے
اس قدر بڑھ رہی ہے اب فیس ان کی مولیٰ
جیسے یہ جی رہے ہیں بس فیس کے سہارے
دو گے جواب کیا تم زہراؑ کو روزِ محشر
جس روز پیش ہوں گے اعمال سب تمہارے
کس سمت جا رہی ہے ملت فدا بخاری
کیا کر رہے ہیں یارب یہ رہنما ہمارے''

کاش یہ پیشہ ور مقررین و ذاکرین شہداء کربلا کی طرف عامیانہ رواجی باتیں منسوب کرنے کی بجائے ان کے شایانِ شان واقعات حالات اور الفاظ بیان کریں اور ان کا ذکر خیر تبلیغ و عوام کی اصلاح اور نصیحت کیلئے سنائیں۔ محض عوام کی خوشنودی و ''واہ واہ'' اور اپنی فیس بڑھانے کیلئے بغیر صحیح تحقیق و ماخذ کے غلط سلط باتیں نہ سنائیں۔ حسینؑ تو حسینؑ' یزید پلید کے متعلق بھی ذمہ داری سے بات کریں اور شانِ اہل بیت کے ساتھ عظمت صحابہ کا ذکر بھی ضرور کریں اور آخرت کی جوابدہی کا بھی خیال رکھیں' بے عمل علماء کے انجام اور قول و فعل کے تضاد کے وبال سے بچیں۔ (وما علینا الا البلاغ المبین)

(نتیجہ فکر: حضرت نباض قوم رحمۃ اللہ علیہ)

''لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور انہیں سورۂ نور پڑھاؤ اور چرخہ کاتنا سکھاؤ'' (حدیث پاک)

قلم چلانے والی لڑکی کو دیکھ کر فرمایا ''یہ تلوار کس کیلئے صیقل ہو رہی ہے'' (حضرت لقمان)

''عورت خود فتنہ ہے اور اس کا لکھنا سیکھنا شدید فتنہ ہے'' (روض الاخیار)

روزنامہ جناح کی لرزہ خیز رپورٹ، حکومتی و تعلیمی اداروں کے ذمہ داران کی خصوصی توجہ کیلئے

کچھ تو خوف خدا اور اپنی مسلمانی کا احساس کرو

لاہور (جنرل رپورٹر) مخلوط نظام تعلیم کے باعث نجی تعلیمی اداروں میں مغربی تہذیب پروان چڑھنے لگی ہے، مخلوط نظام تعلیم کے حامل نجی تعلیم کے ادارے مغربی تہذیب کی لپیٹ میں مکمل طور پر آچکے ہیں، نت نئے رونما ہونے والے واقعات کے باعث والدین پریشان ہو کر رہ گئے، غیر اسلامی رجحانات کو پسند کرنے کا رجحان بڑھ جانے کی وجہ سے ملکی تعلیمی نظام کیلئے کئی سوالات جنم لینے لگے ہیں۔ لاہور میں تقریباً ۲ ہزار کے قریب نجی تعلیمی ادارے مخلوط نظام کے تحت تعلیم دینے میں مصروف عمل ہیں۔ تفصیلات کے مطابق پہلے زمانوں میں جب لڑکے اور لڑکیوں کا نظام تعلیم الگ الگ تھا تو ان زمانوں میں اگر ہم نظریں دوڑائیں تو بڑے بڑے نام سامنے آتے ہیں۔ وہ نام جنہوں نے ملک پاکستان بنانے میں اہم کردار ادا کیا اور وہ نام بھی جو دنیا بھر میں جانے جاتے ہیں چاہے وہ مرد ہو یا عورتیں دونوں ہی ملکی ترقی میں کوشاں رہے ہیں لیکن جب سے مخلوط نظام تعلیم شروع ہوا ہے تب سے نوجوان نسل تو ایک طرف چھوٹے چھوٹے بچے بھی جانے انجانے سے واقف ہیں تاہم مخلوط تعلیمی نظام کے حامل نجی تعلیمی اداروں نے جہاں پر مغربی تہذیب کا سبق دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مسلم نوجوان نسل تعلیم حاصل کر کے بھی اسلام سے دور نظر آتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ غیر اسلامی تہوار کو پسند کرتے ہیں اور اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی بجائے انگریزوں کے طور طریقوں کو پسند کرتے ہیں جس کی واضح مثال موجودہ دور میں مخلوط تعلیمی اداروں سے تعلیم حاصل کرنے والے زیادہ تر نوجوان پاکستانی تعلیم حاصل کر کے پاکستان میں رہنے کی بجائے بیرون ملک جانے کو ترجیح دیتے ہیں اور انگریزوں کے غیر اخلاقی طور طریقوں کو اپنانا چاہتے ہیں جبکہ یہاں پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ہم لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ غیر ملکوں میں مسلمانوں کو مذہبی تعلیم لینے سے روکا جاتا ہے مگر اس کے باوجود بھی نئی نسل اپنے ملک و قوم کے مفاد کا خیال کئے بغیر باہر کے ملکوں میں جا کر پڑھنے اور کام کرنے کو ترجیح دیتی ہے اور اپنی افرادی قوت اور ذہانت سے غیر مسلموں کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہے جس کی وجہ صرف اور صرف مخلوط تعلیمی نظام ہے۔ تاہم اس وقت صوبائی دارالحکومت لاہور میں تقریباً ۲ ہزار کے قریب نجی تعلیمی ادارے مخلوط نظام کے تحت تعلیم دینے میں مصروف عمل ہیں۔ (پریس نوٹ ۲۰؍ اکتوبر ۲۰۱۲ء)

اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

☆☆☆☆☆☆☆

درس قرآن......خبیث وطیب میں امتیاز ہو' اتحاد نہ ہو

سنی کہلانے کے باوجود بدعقیدہ و گستاخ لوگوں سے اتحاد رچانے والوں کی خصوصی توجہ کیلئے

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ ماکان اللّٰہ لیذر المومنین علیٰ مآ انتم علیه حتی یمیز الخبیث من الطیب ۔اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں' جس پر تم ہو' جب تک جدا نہ کر دے' گندے کو ستھرے سے''(پارہ۴،رکوع۹)

تفسیر: یعنی اے صحابہ یہ حال رہے گا نہیں کہ منافق و مومن ملے جلے رہیں بلکہ عنقریب اللہ کے رسول باذن الٰہی منافقوں کو چھانٹ کر دکھا دیں گے۔ ﴿﴾ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقوں کو رسوا فرمانے کی اجازت دے دے گا پھر حضور اُن کی پردہ پوشی نہ فرمائیں گے۔ ﴿﴾ چنانچہ اس آیت کا ظہور اس طرح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں منافقوں کو نام بنام پکار کر نکال دیا' جس سے ان کا نقاب کھل گیا۔

فوائد: اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ بھی مومن و منافق کو پہچانتے تھے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان کا کیا پوچھنا ﴿﴾ اب جو کہے کہ حضور کو مخلص و منافق کی پہچان نہ تھی' وہ اس آیت کا منکر ہے ﴿﴾ اور جو کہے کہ معاذ اللہ اکثر صحابہ چھپے ہوئے منافق تھے جو حضور کے بعد خلیفہ بھی بن گئے وہ بھی اس آیت کا منکر ہے۔ حضور نے وفات سے بہت پہلے مخلص و منافق علیحدہ کر کے دکھا دیئے تھے (پھر کوئی منافق چھپا ہوا اور صحابہ میں ملا جلا کیونکر رہ سکتا تھا) (تفسیر نور العرفان)

لمحہ فکریہ: آیت مبارکہ اور اس کے ترجمہ' و تفسیر پر غور فرمائیں کہ اللہ و رسول (جل جلالہ' و صلی اللہ علیہ وسلم) نے کس اہتمام کے ساتھ خبیث و طیب میں امتیاز کرایا۔ چھانٹ چھانٹ کر کھرے کھوٹے' گندے اور ستھرے کو الگ الگ کر دکھایا اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا۔ اب اس کے برعکس جو شخص بدمذہبوں کو صدر و امام و قائد بنائے انہیں اپنی مساجد میں نعرۂ و اعزاز دے خود ان کی رونق محفل بنے اور ان کے فروغ و عوام کے مغالطہ و انہیں بدمذہبوں سے قریب کرنے کا ذریعہ بنے وہ اپنا انجام سوچ لے۔

صلح کلی جو لوگ سنی کہلانے کے باوجود بدمذاہب خبیث نظریات اور گستاخانہ گندے عقائد کے لوگوں سے اتحاد رچاتے اور خدا و مصطفےٰ جل جلالہ' و صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے سراسر برعکس خبیث' طیب' گندے اور ستھرے کھرے اور کھوٹے کو دوبارہ اکٹھا کرنا چاہتے ہیں' انہیں کچھ سوچنا اور خوف خدا سے کام لینا چاہیئے کہ وہ کتنا خطرناک کھیل' کھیل رہے ہیں اور وہ اس سراسر غیر فطری اور نامبارک اتحاد (متحدہ مجلس عمل، ملی یکجہتی کونسل وغیرہ) سے کیسے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں؟

خبردار! جن لوگوں کو کتاب و سنت کے ارشادات کا پاس اور خوشنودیٔ خدا و رضائے مصطفےٰ مطلوب ہے انہیں ہرگز ہرگز خبیث و طیب گندے اور ستھرے کھرے اور کھوٹے کے اتحاد کی غیر مستحسن و لاحاصل کوششوں میں اپنے بہترین اوقات کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے اور یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جس طرح بدمذہبی بدعقیدگی اور گستاخی ملعون و مردود ہے اسی طرح صلح کلیت بھی منحوس و مطرود ہے۔ والعیاذ باللہ

(از: نباضِ قوم مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب حفظہ اللہ)

آستانہ عالیہ کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ میں پیر سید نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دوروزہ سالانہ عرس مبارک کی تقریبات ۲۲/۲۳ نومبر بروز جمعرات' جمعۃ المبارک پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری کی زیر سرپرستی اور پیر سید عظمت علی شاہ صاحب بخاری کی زیر نگرانی منعقد ہوں گی۔

توضیحات بجواب تحقیقات استاذ العلماء علامہ قاضی محمد عظیم صاحب نقشبندی کی تصنیف ہے' توضیحات ۴۰۰ صفحے پر مشتمل کتاب تحقیقات مؤلفہ مولوی محمد اشرف سیالوی کا تردیدی جواب ہے' جو اہل علم کیلئے خزانہ معلومات ہے۔ الحمد للہ یہ کتاب اندرون ملک و بیرون ممالک اجابت و پذیرائی کا درجہ حاصل کر چکی ہے۔ ہر اہل علم اور ہر سنی کیلئے لائق مطالعہ اور قابل توجہ ہے۔ صفحات ۴۹۰' ناشر: مجلس علماء اہلسنّت وادی بناہ کھوئیرٹہ آزاد کشمیر۔ کتاب لینے کیلئے درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔ 0344-5751600-0346-5286259

درس حدیث...... خبردار! احتیاط! ہوشیار

حضور پُرنور دانائے کل غیوب ﷺ نے فرمایا: الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا ھلک ''سُن لو میری اہل بیت تم میں سفینۂ نوح کی مثل ہے جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا' جو پیچھے رہا ہلاک ہو گیا''۔ (مشکوٰۃ شریف ۵۷۳)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق ارشاد ہے: ''اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھدیتم میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں' تم نے ان میں سے جس کی اقتداء کی ہدایت پائی''۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۴)

ان احادیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی اہل بیت کو سفینۂ نوح کی مثل اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ستاروں کی مانند قرار دیا ہے۔ ملا علی قاری نے امام فخر الدین رازی (رحمۃ اللہ علیہما) سے نقل کیا ہے کہ ''بحمد اللہ ہم اہلسنّت و جماعت محبت اہل بیت کی کشتی میں سوار ہیں اور ہدایت کے ستارے پیارے صحابہ کی ہمیں رہنمائی حاصل ہے اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق ہم نجات کے اُمیدوار ہیں''۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اہل سنّت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی (ﷺ)

معلوم ہوا کہ نجات پانے اور منزلِ مقصود پر پہنچنے کیلئے جس طرح اہل بیت پاک کی محبت وعزت ضروری ہے' اسی طرح صحابہ کرام کی عقیدت واحترام بھی ضروری ہے اور اگر کوئی ان میں سے کسی ایک پاک گروہ کی محبت کا مدعی ہو لیکن دوسرے مقدس گروہ کا مخالف و بے ادب ہو تو وہ راندۂ درگاہ ومردود بارگاہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے بکثرت ارشادات فرمایا: ''اکرموا اصحابی فانھم خیارکم۔ میرے اصحاب کی عزت کرو بے شک وہ تم میں سے بہتر وافضل ہیں''۔ (شرح عقائد)

❁ ''اذا ذکر اصحابی فامسکوا۔ جب میرے اصحاب کا ذکر ہو' اپنی زبانیں بند کرو''۔ (مرقات)

❁ ''ایاکم وعما شجر بین اصحابی۔ جو کچھ میرے اصحاب کے درمیان ہوا' اس میں بحث مباحثہ سے بچو''۔ (تحفہ رسولیہ بحوالہ غنیۃ)

❁ ''ان شرار اُمتی اجرؤھم علی اصحابی میرے اصحاب پر جرأت کرنے والے میری اُمت کے شریر لوگ ہیں''۔

❁ ''اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو بُرا کہتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو''۔ (مشکوٰۃ شریف)

یاد رہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق' عمر فاروق' عثمان غنیؓ' مولیٰ علی اور حضرت ابوسفیان' ان کی زوجہ ہندہ اور ان کے صاحبزادے امیر معاویہ وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین درجہ بدرجہ سب پیارے صحابہ ہیں اور ان احادیث کے مطابق سب کی محبت وحرمت فرض ہے۔

(از: شیخ طریقت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی مدظلہ العالی)

اصحاب نبی کے ہم چاہنے والے ہیں
ہم اصلی حسینی ہیں 'حسنین ہمارے ہیں

عالمی تحریک تحفظ ناموس رسالت کے اہم کردار غازی علم دین شہید اور غازی محمد عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید (علیہما الرحمۃ) کے حالات وواقعات پر مشتمل کتاب ''حیات عامر چیمہ شہید'' ہدیہ مع ڈاک خرچ ۳۰ روپے۔

کتاب مستطاب پروفیسر طاہر القادری علمائے اہلسنّت کی نظر میں مسمّٰی بہ ''خطرہ کی گھنٹی'' صفحات ۲۶۹ ہدیہ ۱۶۰ روپے۔ ادارہ رضائے مصطفٰے چوک دارالسلام گوجرانوالہ سے منگوائیں۔

چیدہ چنیدہ...... پروفیسر فیض رسول فیضانؔ

نیا اسلامی سال

ہمارا جنوری سے کام کیا ہے
محرم سے ہماری ابتدا ہے
شہادت سے جو ہے آغاز اپنا
تو قربانی پہ اپنی انتہا ہے!

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے مانگ کے مولا سے لیا ہے
جو عدل کی پہچان ہے غیرت کی ادا ہے
ہوتا جو مرے بعد نبیؑ ہوتا وہ فاروق
فیضانؔ یہ خود سرورِ عالم نے کہا ہے

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

زہرا کے دل کا چین، علی کی نظر کا نور
محبوب کبریا کا نواسا حسین ہے
ساتوں سمندروں کو بھی ہے جس کی جستجو
فیضانؔ ایسی شان کا پیاسا حسین ہے

حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ

بابا فرید گنج شکرؒ میرا پیر ہے
وہ چشتیوں کا بادشہ روشن ضمیر ہے
صابر پیا کا قبلہ و کعبہ بھی اُس کی ذات
خسروؒ نظام کا بھی وُہی دستگیر ہے

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

ہے جن کا نام شاہ ولی اللہ دہلوی!
علم و عمل میں آپ کا پایہ بلند ہے
اُن کے مجاوروں سے مجھے کچھ غرض نہیں
فیضانؔ مجھ کو اُن کا حوالہ پسند ہے

نعرۂ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

''یارسول اللہ'' کی عرب و عجم میں دھوم ہے
منکر نعرہ رسالت، خاسر و محروم ہے
ہیں مزار پاک میں بھی حاضر و ناظر حضور
اُن کو فیضان آج بھی حالِ زمن معلوم ہے

الشاہ مصطفےٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت کے گھرانے کے وہ تھے چشم و چراغ
ہند بھر کا مفتیٔ اعظم اُنہیں مانا گیا
ہر جہت سے مظہرِ احمد رضا خاں قادری
آپ ہی کی ذات کو فیضانؔ گردانا گیا

مسلک علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

مسلکاً تو بُوحنیفہ کے وہ پیروکار تھے
مشرباً غوث الوریٰ کے حاشیہ بردار تھے
اُن کی نثر و شاعری فیضانؔ پڑھ کر دیکھئے
وہ غلامِ اولیا تھے عاشقِ اخیار تھے

حضرت نباضِ قوم کی والدہ مرحومہ

یہ صدمۂ عظیم ہے نباض قوم کو
اماں جی دے کے داغ جدائی چلے گئے
داؤد اور رؤف کو فیضان پرسہ دے
جنت کو کر کے نیک کمائی چلے گئے

کامیاب ٹرین مارچ

خدا کا شکر ہے، کریم فضل کام آ گیا
ٹرین مارچ کامیاب ہو گیا ہے خیر سے
مدینۃ المنورہ ہے جس کی منزلِ مراد
وہ قافلۂ جہت مآب ہو گیا ہے خیر سے

رسول اللہ ﷺ کے خسر......فاطمۃ الزہرا و مولیٰ علی کے داماد

حضرات حسنین کریمین (رضی اللہ عنہم) کے بہنوئی......اور مومنوں کے نانا جان

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو جہاں رسول اللہ ﷺ کا خسر اور ام المومنین سیدہ حفصہ کا ابا جان و مومنوں کے نانا جان ہونے کا شرف حاصل ہے، وہاں آپ کو حضرت علی المرتضیٰ کا داماد اور حسنین کریمین کا بہنوئی ہونے کا بھی خصوصی قرب حاصل ہے۔ (رضی اللہ عنہم) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مشہور قول ہے کہ ''حضرت عمر بن خطاب کا علم اگر ایک پلڑے میں رکھا جائے اور عرب کے دوسرے تمام قبائل کا علم دوسرے پلڑے میں تو بھی عمر کا پلڑا بھاری رہے گا''۔ ایک متفق علیہ حدیث کے مطابق آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں ''میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے پیالہ پیا پھر میں نے باقی ماندہ عمر بن خطاب کو دیا''۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ''آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟'' ارشاد ہوا کہ ''اس کی تعبیر ''علم'' سے ہے''۔ ایک روایت کے مطابق اسلام قبول کرنے والے خوش نصیب مردوں کی اوّلین فہرست میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام گرامی چالیسویں نمبر پر ہے۔ مسلمان خواتین کی تعداد گیارہ روایت کی گئی ہے۔ ❁ یہ صبر آزما وقت تھا جب آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں پر کفار قریش نے ظلم و ستم کا ایک روح فرسا سلسلہ شروع کر دیا تھا اور مسلمانوں میں اتنی قوت نہ تھی کہ وہ علی الاعلان نماز بھی ادا کر سکیں۔ ان سنگین حالات میں نبی کریم ﷺ دعا مانگا کرتے تھے کہ ''اے اللہ! عمر بن ہشام (ابوجہل) یا عمر بن خطاب سے اسلام کو وسعت اور عزت عطا فرما''۔ اس سے بخوبی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یقیناً اپنے معاشرے میں ایک انتہائی دلیر، طاقت ور اور ذہین مشہور تھے۔ بعد کے واقعات نے ان کی بہادری، فہم و فراست اور قوت کو انسانی تاریخ میں زندہ جاوید بنا دیا۔

قبول اسلام: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کر لینے کے بعد مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے اور کافروں کا زور ٹوٹ گیا۔ خانہ کعبہ میں علی الاعلان نماز ادا کی جانے لگی۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد جو ایمان لانے میں پس و پیش کر رہی تھی خوف دور ہو جانے کے باعث مشرف بہ اسلام ہو گئی۔ ❁ روایت کے مطابق جب حضرت عمر نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ ''یا محمد ﷺ تمام آسمان والے عمر رضی اللہ عنہ کے مشرف بہ اسلام ہونے سے بے حد مسرور ہیں''۔ ❁ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذہانت، بصیرت اور معاملہ فہمی کا یہ عالم تھا کہ آنحضرت ﷺ بھی آپ کے مشوروں کو بے پناہ پسند کرتے تھے۔ ❁ اذان کا طریقہ، شراب پر پابندی، ازواج مطہرات کا پردہ اور بعض دیگر مسائل کے متعلق قرآن مجید کی جو آیات کریمہ نازل ہوئیں وہ سب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مشوروں کی تائید میں تھیں۔ بناء بریں سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے''۔ مذکورہ اوصاف جمیلہ کے مدنظر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے چند روز

قبل اکابر صحابہ کی رائے معلوم کر کے مسجد میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ خلافت کے منصب پر فائز کرنیکی تجویز پیش کی۔ سب نے بارضا ورغبت اتفاق رائے سے تائید کی۔ چنانچہ خلیفہ اوّل کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ہجری کو مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ کا دور دس برس چھ ماہ اٹھارہ دن ہے۔ یہ آپ ہی کا عظیم الشان تاریخ ساز عہد خلافت تھا جب بیت المقدس پر پہلی مرتبہ مسلم آئمہ کا فاتحانہ پرچم لہرایا، آپ کی عظیم سلطنت کی سرحدیں ایک جانب افریقہ کے صحراؤں سے اور دوسری جانب عراق، شام اور ایران سے گزرتی ہوئی کابل تک پہنچ گئی تھیں۔

تمام مؤرخین نے اعتراف کیا ہے کہ عہد فاروقی میں اسلامی مملکت کے دور دراز علاقوں کے شہریوں کو بھی ان کا حق اسی پابندی سے دیا جاتا تھا جس طرح دار الخلافہ مدینہ کے شہریوں کو میسر تھا۔ ہر شہری کو اس کی خدمات، صلاحیت اور ضروریات کی بنیاد پر ماہانہ رقم فراہم کی جاتی تھی۔ ﴿﴾ اسلامی تقویم سن ہجری حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی کے عہد خلافت میں شروع کی گئی تھی۔ آپ کے دور میں تقریباً چار ہزار مساجد تعمیر ہوئیں۔ نئے پل، سڑکیں، مسافر خانے، نہریں اور کنوئیں وغیرہ تعمیر کئے گئے۔ آبپاشی کا انتظام قائم ہوا۔ ﴿﴾ آپ کو عوام کی فلاح و بہبود کی دن رات فکر دامن گیر رہتی تھی۔ آپ راتوں کو گشت کر کے ان کے حالات اور تکالیف معلوم کرنے کی کوشش کرتے اور موقع پر ہی امداد اعانت فراہم کرتے۔ ﴿﴾ اخوت اور مساوات کی شدت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ جب عرب میں شدید قحط پڑا تو آپ نے سال بھر گوشت نہیں کھایا۔ آپ بیت المال سے جو وصول کرتے اس کی تفصیل بھی تحیر خیز ہے۔ آپ فرماتے ہیں ''میرے لئے وہ کپڑے لینا حلال ہے۔ ایک سردی اور دوسرا گرمی کیلئے جبکہ حج وعمرہ کیلئے صرف ایک سواری درکار ہے۔ نیز میری اور میرے اہل خانہ کی خوراک وہی ہوگی جو قریش کے کسی متوسط الحال فرد کی ہوتی ہے۔ ﴿﴾ ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ ہجری بدھ کے دن دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نماز فجر کی امامت شروع کی تھی کہ کسی شخص نے خنجر سے آپ پر لگا تار وار کئے زخم گہرے تھے خون جاری تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ ''یہ کون تھا جس نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا؟'' صحابہ نے جواب دیا کہ ''یہ ایرانی غلام فیروز تھا''۔ امیر المؤمنین نے فرمایا ''الحمدللہ! میرا قاتل مسلمان نہیں تھا''۔ روایت کے مطابق کئی صحابہ کو زخمی کر کے ابولولو فیروز گرفتار ہو گیا مگر اس نے خودکشی کر لی۔ ﴿﴾ زخم کاری تھا اور بچنے کی اُمید منقطع ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ کو رسول اللہ ﷺ کے قریب مدفون ہونے کی زبردست آرزو تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ کو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حجرہ نبوی میں دفن ہونے کی اجازت حاصل کرنے کیلئے روانہ کیا۔ ام المومنین نے فرمایا کہ ''یہ جگہ میں نے اپنے لئے محفوظ کر لی تھی لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام کیلئے تاریخ ساز خدمات انجام دیں ہیں لہٰذا اُن کو ترجیح دیتی ہوں۔ ﴿﴾ یکم محرم الحرام ۲۴ ہجری کی رات جام شہادت نوش کیا اور اس تاریخ بروز یک شنبہ روضہ اقدس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں تاقیامت آرام کرنے کا شرف عظیم حاصل کیا۔

؎ کیا مقدر ہے صدیق و فاروق کا
جن کا گھر رحمتوں کے خزینوں میں ہے

(رضی اللہ عنہما)

(از: حضرت نباضِ قوم مدظلہ العالی)

☆☆☆☆☆

شیخ الحفاظ مولانا الحاج حافظ محمد رمضان جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

(سُسرِ محترم: حضرت نباضِ قوم مدظلہ العالی)

''محبوب حبیب کبریا محمد رمضان نقشبندی''

۲۰۱۲ء

وہ حافظ قرآن محمد رمضان
تھا کانِ ولایت کا وہ دُرّ تابان
حاصل تھا جہاں میں اُسے رعب و عزت
اُس کو تھی عطا اُلفت شاہِ شاہاں (صلی اللہ علیہ وسلم)
ذی قعد کی چھ اور شب دوشنبہ
رُخصت ہوا دُنیا سے وہ بے مثل انساں
مرقد رہے پُرنور ہمیشہ اُس کی
خلدِ بریں میں پائے وہ قربِ یزداں
تاریخ وصال اُس کی کہو فیض الامیں
''مقدام جہان آہ محمد رمضان''

۱۴۳۳ھ

☆☆☆

''مقبولِ یزداں محمد رمضان''

۱۴۳۳ھ

شیخ الحفاظ افتخارِ کاملاں
صاحب خلق و وفا عظمت نشاں
سینہ از انوارِ قرآں پُرضیاء
ترجمان سطوتِ اسلامیاں
از شب دو شنبہ ذوالقعدہ ششم
بست رختِ زندگی سوئے جناں
از طفیل سید ہر دوسرا (صلی اللہ علیہ وسلم)
مرقدش را کُن خدایا ضوفشاں
گفت سالِ رحلتش فیض الامین
''شد وقارِ عالماں شیریں زباں''

۱۴۳۳ھ

بہرِ سال عیسوی آمد ندا
''حافظ قرآں رئیس عارفاں''

۲۰۱۲ء

(ازقلم: صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی مونیاں شریف ضلع گجرات)

فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمجید رضوی

(مرید خاص: نباضِ قوم علامہ پیر مفتی ابوداؤد محمد صادق رضوی مدظلہ)

تاریخ وفات: ۲۳ شعبان ۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۴ جولائی ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ

مقام تدفین: مدرسہ نقشبندیہ سعیدیہ جلہن گوجرانوالہ

وہ ایک عالم وہ ایک فاضل وہ اک معلّم وہ اک مفکر
بہ دستِ نباضِ قوم جس کو ہے قادری رضوی خاص نسبت
وہ عارضی اِس جہان سے جب چلا جہانِ اَبد کی جانب
تو ہاتفِ غیب یوں پکارا' کہ قدؔر لکھ دو یہ سالِ رحلت
بصد محبت ''محمد عبدالمجید رضوی بحکمِ مالک''

۱۴۳۳ ہجری

''ہوا ہے باغ جناں میں داخل محبِّ آلِ نبی'' بہ حرمت

۲۰۱۲ عیسوی

☆☆☆

بروفات حسرت آیات حضرت علامہ مولانا محمد عنایت اللہ قادری

(خلیفۂ مجاز: نباضِ قوم حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق مدظلہ)

بتاریخ: ۲۳ شعبان ۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۴ جولائی ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ

بمقام: نیاحمزہ غوث سیالکوٹ

جو سالکِ مسلک رضا تھا' خلیفہ نبّاضِ قوم کا تھا
وہ باغ جنت میں زیرِ دامان حضرت شاہ مُرسلاں ہے
''غریق حق ہے'' وہ قدؔر لکھ دو مزارِ اقدس پہ اُس کے جا کر

۱۴۳۳ھ

''عنایت اللہ قادری پر عنایت رازق جہاں'' ہے

۲۰۱۲ء

نتیجہ فکر: مولانا قدیر احمد قدؔر القادری سجادہ نشین قدوۃ الاولیاء حضرت حاجی سعید احمد شاہ المعروف زندہ ولی رحمۃ اللہ علیہ' حیدرآباد

....

دعائے صحت کی اپیل: فیض یافتۂ نباضِ قوم الحاج محمد حفیظ نیازی صاحب ایڈیٹر ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ علیل ہیں۔ قارئین سے دعائے صحت کیلئے اپیل ہے۔ (ادارہ)

اہل انصاف ودیانت کیلئے لمحہ فکریہ!

گستاخانہ فلم اور گستاخانہ عبارات وقلم

مختلف مکاتیب فکر کے مسلکی اعتقادی اختلافات اپنی جگہ ہر فرد کو دلائل وشواہد کے ساتھ مہذب انداز میں اپنا مؤقف بحوالہ کتب معتبرہ پیش کرنا چاہیئے اور کوئی بھی طریق کار اپنانے سے پہلے اپنے آپ کو بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ ہمارا دامن کتنا پاک صاف ہے اور جس بات پر ہم احتجاج کر رہے اور معترض بن رہے ہیں اس میں خود تو ملوث نہیں ہم بڑے دکھ قلبی رنج وملال اور دل سوزی کے ساتھ عرض گزار ہیں جو عناصر اہل حق اہلسنّت کے دیکھا دیکھی امریکی ناپاک مردود گستاخانہ و جارحانہ فلم کے خلاف احتجاج کر رہے اور ڈنمارک کے ازلی ابدی ناری جہنمی خاکہ نگاروں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ کیا ہم خود بھی کسی نوع کی قلمی تحریری یا زبانی گستاخی میں ملوث تو نہیں ہیں۔

مسلمانان برصغیر برٹش غلبہ اور برطانوی فرنگی انگریزی تسلط کے بعد سے توہین آمیز کتب کی گستاخانہ عبارات کے باعث خلفشار وانتشار کا شکار ہیں وہ توہین آمیز گستاخانہ عبارات کیا ہیں۔ بحوالہ کتب معتبرہ ملاحظہ ہوں ان عبارات سے سچی پکی دلی توبہ اور رجوع لازم اور از بس ضروری ہے۔ کیا یہ عبارات قابل مذمت وملامت نہیں ہیں۔ غیر مقلدین وہابیہ اور اکابر دیوبند کے مسلمہ ومتفقہ ومشترکہ امام و پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں ''اُس شہنشاہ (اللہ تعالیٰ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں حکم کُن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی جن اور فرشتے جبریل اور محمد (ﷺ) کے برابر پیدا کر ڈالے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۶) ❖ ''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں'' (تقویۃ الایمان ص ۴۳) ❖ ''رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا'' سب انبیاء اور اولیاء اُس (اللہ کے) روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں'' (تقویۃ الایمان ص ۵۳)

❖ رسول کی تعریف ایسی ہی کرو جیسی عام انسان کی کرتے ہو بلکہ اس میں بھی کمی کرو۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۷)

❖ ''اولیاء وانبیاء امام اور امام زادے پیر شہید...... وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز ہمارے بھائی'' (تقویۃ الایمان ص ۵۶)

حضور پُرنور سید عالم ﷺ پر افتراء کرتے ہوئے لکھا (معاذ اللہ) ''میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں'' (تقویۃ الایمان ص ۵۷)

❖ نماز میں حضور نبی اکرم رسول محترم ﷺ کا خیال گدھے اور بیل کے خیال سے بھی برا ہے۔ لکھا ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگ خواہ رسالت مآب ہی کیوں نہ ہوں اپنی ہمت (خیال) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے سے بھی زیادہ بُرا ہے۔
(صراط مستقیم ص ۹۵)

❖ ''ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (انبیاء ومرسلین اولیاء کاملین) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۶)

مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رضی اللہ عنہ نے برمحل کیا خوب فرمایا: رحمۃ اللہ علیہ

یہ ہے دیں کی تقویۃ ان کے گھر یہ ہے مستقیم صراطِ شر
جو شقی کے دل میں ہے گاؤ خر تو زباں پہ چوڑھا چمار ہے

❖ ''جو شخص یوں کہتا ہے کہ خدا بھی نور ہے اور نبی بھی نور ہے ایسا شخص بے شک اسلامی تعلیم کا منکر ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والے مسلمان میں اور یہود ونصاریٰ میں جنہوں نے اپنے انبیاء کو رب بنا لیا کوئی فرق نہیں ہے''۔ (برہان الحق ص ۱۰۱، مصنفہ مولوی احمد دین وہابی)

❖ ''جو کوئی شخص یوں کہے یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں وہ شخص مشرک ہوگا اس کا خون مباح ہوگا''۔ (تحفہ وہابیہ ص ۶۸)

مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں ''عوام کے خیال میں رسول اللہ کا خاتم النبیین ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل

فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے''۔(تحذیر الناس ص۳)

﴿۞﴾ ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہوتو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' (تحذیر الناس ص ۲۸) ﴿۞﴾ یہی نانوتوی صاحب رقمطراز ہیں ''انبیاء اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہوجاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں''۔(تحذیر الناس ص۵)

﴿۞﴾ ''دروغ صریح بھی کئی طرح کا ہوتا ہے...... ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں بالجملہ علی العموم کذب (جھوٹ) کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں''۔

(تصفیۃ العقائد ص۲۵، ازمولوی قاسم نانوتوی)

یہاں تو یہ لکھا کہ کذب (جھوٹ) کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے......الخ لیکن ذیل کی عبارت میں اللہ واحد قہار سبوح وقدوس جل وعلا کیلئے کذب وجھوٹ کے امکان کا اقرار و اعتراف کیا اور امکان کے بعد وقوع کذب کا فتویٰ علیحدہ چھپ چکا ہے۔امکان کذب خداوندی کی عبارت بعینہٖ وبلفظہٖ یہ ہے۔مولوی خلیل ومولوی رشید احمد گنگوہی رقمطراز ہیں ''الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے'' یعنی معاذ اللہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔(ضمیمہ براہین قاطعہ ص۲۱۷)

﴿۞﴾ مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں ''پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام وصوفیاء کرام وعلماء عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے''۔(فتاویٰ رشیدیہ ص۳۹۲)

﴿۞﴾ مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے لکھا ہے ''جس طرح آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) متصف بحیات بالذات ہیں بالکل اسی طرح دجال بھی متصف بحیات بالذات ہے اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا اسی طرح دجال کی بھی آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا۔ملخصاً ملاحظہ ہو اصل مفصل عبارت کتاب آب حیات ص۱۶۹، مطبوعہ قدیمی پریس دہلی بحوالہ الحق المبین ص ۴۳۔۷)

٭حضور اقدس سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء کرتے ہوئے لکھا ہے ''اپنی جان کے لئے بھی نفع نقصان کے مالک نہیں'' (تقویۃ الایمان ص۲۴)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مولوی رشید احمد گنگوہی کی مصدقہ کتاب براہین قاطعہ میں لکھتے ہیں ''الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت (علم) نص سے ثابت ہوئی فخر عالم (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے' جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''۔ (براہین قاطعہ ص ۵۱) یعنی شیطان مردود کو روئے زمین کا مکمل علم قرآن واحادیث کی نصوص سے ثابت ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے محیط ارض پوری زمین کا علم ماننا شرک ہے۔ملخصاً

﴿۞﴾ مولوی اشرفعلی تھانوی لکھتے ہیں ''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہوتو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہیں یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات بہائم کیلئے بھی حاصل ہے''۔(حفظ الایمان صفحہ۹) اس قسم کے بکثرت گستاخانہ حوالہ جات مرقوم وموجود ہیں۔ہم سچے درد دل ذہنی فکری تڑپ کے ساتھ ان توہین آمیز گستاخانہ عبارات کے حاملین وقائلین سے استدعا کرتے ہیں کہ ایسے مذموم وافکار سے توبہ اور رجوع کریں اور ان کتب کے مصنفین سے حکم شرعی لگا کر قطع تعلق کریں کیونکہ عظمت وشان الوہیت وعظمت شان رسالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان گستاخانہ عبارات کے مرتکبین پانچ سات مولویوں کی قربانی دینا ان سے لاتعلق ہونا کوئی بڑی بات نہیں' گستاخی اور توہین خواہ کوئی امریکہ میں کرے یا ڈنمارک میں کرے یا برصغیر ہند پاک میں کرے وہ بہرحال گستاخی اور گستاخی خواہ کوئی پادری کرے یا پنڈت اور راہب کرے وہ مورد عذاب و عتاب ہے۔امریکی مذموم فلم بنانے اور گستاخانہ خاکے شائع کرنے والوں کے خلاف احتجاج کرتے وقت اپنے اعمال نامہ سے توبہ اور رجوع بھی از حد واز بس ضروری ولازمی ہے۔کیونکہ بلاشک وشبہ

مذکورہ بالا ان عبارات میں غیر مبہم صریح گستاخیاں موجود و مرقوم ہیں اور اس باب میں بحث و مباحثہ اور قیل و قال کا دروازہ بند ہے۔ امام اہلسنّت سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرۂ العزیز نے کیا خوب فرمایا ہے:

اور تم پہ میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آواز دو انصاف کو انصاف کہاں ہے؟

ناحق کا بلاوجہ اعتراض برائے اعتراض نہیں ہے۔ ایک صاحب لدھیانوی صاحب خود کو سربراہ اہلسنّت کہلانے لکھوانے پر اپنی اور اپنی تنظیم کی توانائیاں صرف کر رہے وہ اہلسنّت کہلانے اور سربراہ اہلسنّت کے منصب پر ناحق زورا زوری فائز ہونے اور قبضہ کرنے سے پہلے اپنے دیوبندی وہابی مکتب فکر مسلمہ امام و اکابر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا فتاویٰ رشیدیہ اور مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی قصص الاکابر و اشرف السوانح اور الافاضات الیومیہ اور جناب مولوی محمد یوسف کاندھلوی کی سوانح عمری اور جناب مولوی منظور سنبھلی اور مولوی احمد علی صاحب لاہوری کے رسائل ملاحظہ فرمالیں جن میں ان اکابر نے خود کو وہابی ہونے کا اقرار و اعتراف کیا ہے اور وہابی ہونے پر فخر کیا ہے۔ لہٰذا اپنے اکابر سے روگردانی نہ کریں' عوام و خواص اہلسنّت و جماعت اُسی کو اہلسنّت مانتے ہیں جو نعرہ رسالت لگاتا ہو صلوٰۃ و سلام پڑھتا پڑھاتا ہو' حضور نبی اکرم رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور مجسم اور بے مثل بشر اور علم غیب بعطا الٰہی حاضر ناظر مختار کل مانتا ہو' سیدنا غوث اعظم قطب عالم داتا گنج بخش سیدنا سلطان الہند وغیرہم قدست اسرارہم سے عقیدت و محبت رکھتا ہو ان اور ان جیسے بزرگان دین کی ختم فاتحہ عرس و نیاز کا قائل و عامل ہو اور پھر آپ کو تو خود آپ کی جماعت ہم عقیدہ و ہم مسلک آپ کے اپنے مکتب فکر کے علماء بھی آپ کو اہلسنّت کا سربراہ نہیں مانتے' نہ آپ کے سربراہ صدر ہونے اور قائد اہلسنّت ہونے کا کبھی چناؤ یا انتخاب ہوا۔ بقلم و بزبان خود میاں مٹھو نہیں بننا چاہیئے۔

☆☆☆☆

اہلسنّت کی حقانیت کی دلیل' بھینس نے گستاخوں کو کر دیا ذلیل

سرزمین مظفر گڑھ میں تاریخی واقعہ

۱۲ ربیع الاوّل شریف کا دن تھا' ضلع مظفر گڑھ بستی ہنڑ میں' وہابیوں اہلحدیثوں نے خلیل احمد خلیل نعت خواں کے خلاف جلسہ کروایا۔ مولوی محمد دین بانی جلسہ تھا۔ مولوی عبدالرحیم کلیم وہابی مقرر تھا' خطبہ پڑھ کر کہنے لگا خلیل احمد خلیل نعت خواں مشرک ہے۔ وہ کہتا ہے میں مدینے ہواں ہا' میں مدینے ہواں ہا کچھ لوگوں نے روکا مگر وہ نہ رکا اسی اثنا ایک بھینس جو کہ مجمع کے قریب بندھی ہوئی بیٹھی تھی' اچانک اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے دو پاؤں آگے کی طرف کئے اور دو پاؤں پیچھے کی طرف کئے اور ایک زوردار انگڑائی لی پھر جسم کو جھاڑا جیسے شیر شکار کی تیاری کر رہا ہو اس بھینس نے رسے کو کھینچ کر توڑ ڈالا پس رسے ٹوٹنے کی دیر تھی بھینس دوڑ پڑی' اتنی تیز رفتار دوڑی کہ مجمع کو روندتی ہوئی وہابی مولوی کے سر آن پہنچی اس نے وہابی مولوی کو سینگوں پر اُٹھا کر نیچے دے مارا پھر اس نے دوسرے مولوی کو جا پچھاڑا پھر دس وہابی آگے لگاتی اور روڈ پر چھوڑ آتی۔ اس بھینس نے کان گردن سے لگا رکھے تھے' آنکھیں لال منہ سے جھاگ نکل رہی تھی' کمر اس نے جھکا رکھی تھی اور چھوٹی دُم اس نے کھڑی کی ہوئی تھی اور وہابیوں پر عذاب بنی ہوئی تھی۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اگر کوئی سنی بریلوی سامنے آتا تو وہ بھینس ایک طرف ہو جاتی جب مجمع منتشر ہو گیا تو پھر کرسیوں میزوں اور سپیکر کی باری آ گئی' چار گھنٹے بھینس دوڑتی رہی' وہابی مولوی عبدالرحیم کلیم آم کے درخت پر چڑھ گیا۔ دوسرا مولوی بھٹی کے ایندھن میں جا چھپا' وہابی مولوی آم پر چڑھ کر فریادیں کرنے لگا۔ کہنے لگا بھینس پاگل ہو گئی ہے اسے گولی مارو' ایک آٹھ سال کا بچہ آیا اور اس نے بھینس کو پکڑ کر کہا مولوی صاحب بھینس ٹھیک ہے تم پاگل ہو گئے ہو تم نے تو اپنے اللہ اور رسول کی شان بیان کرنی تھی نا کہ خلیل احمد خلیل کو مشرک بنانا تھا۔ وہ نبی پاک کا نعت خواں ہے۔ تجھے وہ کیا کہہ رہا تھا؟ وہ تو بہاولپور میں بیٹھا ہے اس بچے نے بھینس کو باندھا وہابی مولوی درخت سے نیچے اُتر آیا' کسی کے ناک پر زخم تھا اور کسی کے کان پر کسی کے سر پر چوٹ تھی اور کسی کی پیشانی رنگی ہوئی تھی' لوگ جاتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ مسلک اہلسنّت بریلوی سچا ہے تو یہ ہے وہابیوں کی رام کہانی۔ (ملک خادم حسین ہنڑ 0344-2284715)

(محمد بخش معینی نورانی 0344-8558199)

قسط نمبر 4: سفرنامہ حرمین شریفین

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا

(از: فاضل نوجوان پروفیسر حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی، لاہور)

ذکر مصطفےٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خود بلند فرمایا ہے۔ یہ کسی کے نیچا کرنے سے نہ نیچا ہوسکتا ہے، نہ کسی کے روکنے سے رُک سکتا ہے۔ اس کے بہت سے دلائل کے ساتھ ساتھ ایک دلیل یہ بھی ہے کہ حرمین شریفین پر نجدی قبضے کے بعد محفل میلاد شریف ممنوع قرار دے دی گئی۔ محفل کا اہتمام کرنے والوں کو سزائیں دی گئیں لیکن یہ محافل بفضلہٖ تعالیٰ جاری وساری رہیں۔ بالخصوص مدینہ منورہ کے اندر کتنی کثرت سے محافل میلاد کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ احقر راقم الحروف نے آٹھ روزہ قیام مدینہ میں سے پانچ راتیں محافل میلاد میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ ان میں سے کچھ پاکستانی حجاج کے زیر اہتمام تھیں جبکہ کچھ اہل مدینہ کے زیر انتظام تھیں۔ (سبحان اللہ)

یہ ذکر وہ ہے کہ جس کا ذمہ لیا ہے خود خالق جہاں نے
ہم آج ہیں کل یہاں نہ ہوں گے یہ محفل سدا سجی رہے گی

زیر نظر سطور میں اختصار کے ساتھ مدینہ منورہ کی محافل میلاد کا تذکرہ کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

آستانۂ قطب مدینہ میں محفل میلاد شریف: خلیفۂ اعلیٰ حضرت، قطب مدینہ مولانا محمد ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی رہائش گاہ میں جو کہ باب مجیدی کے سامنے تھی تاعمر محفل میلاد شریف کا معمول جاری رکھا۔ پوری دنیا سے آئے ہوئے نعت خواں حضرات عربی، فارسی، اُردو، انڈونیشن اور دیگر زبانوں میں نعت شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے۔ راقم الحروف کے والد گرامی جناب الحاج رشید احمد چغتائی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی حضرتِ قطب مدینہ کی موجودگی میں نعت شریف پڑھنے کی سعادت ملی تھی۔ یونہی دنیا بھر سے آئے ہوئے علمائے کرام شانِ مصطفےٰ ﷺ بیان فرماتے۔ پاک و ہند سے تعلق رکھنے والے جن علمائے کرام کو یہ سعادت میسر رہی ان میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی، غزالیٔ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی، شیخ الحدیث مفتی محمد نور اللہ نعیمی، مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں نعیمی، خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی، سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی (رحمۃ اللہ علیہم)، نباضِ قوم مفتی ابوداؤد محمد صادق حفظہ اللہ ☆ یاد رہے کہ خلیفۂ قطب مدینہ شیخ محمد علی مراد شامی رحمۃ اللہ علیہ بھی بیان کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ شیخ محمد علی مراد رحمۃ اللہ علیہ شام کے رہنے والے تھے۔ شام کی اقلیتی رافضی حکومت نے آپ کے خاندان کے بیشتر علمائے کرام کو شہید کر دیا تھا، جس کی وجہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ مقیم ہو گئے تھے۔ آپ کا انتقال یہیں ہوا اور جنت البقیع شریف میں تدفین کی سعادت پائی۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ شام کے اہلسنّت پر رافضی حکومت کی جانب سے ان دنوں ظلم کا سلسلہ ایک مرتبہ پھر جاری ہے۔ یہاں تک کہ سنی اکثریت کے علاقوں پر بمباری ہو رہی ہے۔ ایک ایک دن میں سینکڑوں مسلمان شہادت کا جام نوش کر رہے ہیں۔ اللہ پاک ان کی امداد فرمائے اور رافضی حکومت کے جبر سے جان چھڑائے۔

حضرت قطب مدینہ کے زیر اہتمام اس محفل میلاد شریف میں مشائخ کرام بھی رونق افروز ہوتے۔ امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری، مفتیٔ اعظم ہند مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خان کا چونکہ قیام ہی حضرت قطب مدینہ کے آستانے پر ہوتا تھا۔ لہٰذا تقریباً روزانہ مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن الٰہ آبادی اور نبیرۂ امیر ملت پیر سید حیدر حسین شاہ علی پوری بھی اس محفل کے حاضر باش تھے۔

حضرت قطب مدینہ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے جلیل القدر عالم دین، ولی کامل حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس معمول کو جاری رکھا۔ انہیں محفل میلاد کے انعقاد کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتوں سے بھی گزرنا پڑا لیکن بحمدہٖ تعالیٰ محفل کے معمول میں فرق نہ آیا۔ ان کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادے جناب ڈاکٹر محمد رضوان مدنی کے زیر اہتمام محفل میلاد شریف ان کے گھر حارہ شرقیہ، نزد مرکز اسعاف (قدیم) میں ہر جمعرات کو منعقد

ہوتی ہے۔ گذشتہ حاضری کے موقع پر راقم الحروف کو اس محفل میں ڈاکٹر صاحب کے حکم پر خطاب کی سعادت ملی تھی۔ دورانِ خطاب جب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا کلام پڑھا تو ڈاکٹر صاحب کی خوشی دیدنی تھی۔ اس مرتبہ راستہ بھول جانے کے سبب تاخیر ہوگئی۔ شیخ محمد اعظم اور ان کے بیٹے احمد رضا ہمراہ تھے۔

ع ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے
اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے

والا معاملہ درپیش تھا۔ آخر بسیار تلاش کے بعد ڈھونڈ لیا لیکن محفل میں جس وقت حاضری ہوئی تو اختتامی دعا جاری تھی۔ پھر بھی شکر کیا کہ دعا میں شرکت ہوگئی۔ محفل کے بعد حسب سابق وسیع لنگر کا اہتمام تھا۔ چار چار یا پانچ پانچ حضرات ٹولیوں کی صورت میں ایک ہی تھال سے پلاؤ تناول کر رہے تھے۔ مدنی ضیافت کا یہ انداز بہت اچھا لگا۔ ڈاکٹر محمد رضوان مدنی صاحب سے ملاقات میں جب شیخ طریقت مولانا علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی مدظلہ کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ”مولانا علامہ ابوداؤد محمد صادق متقی، پرہیزگار زبردست عالم دین ہیں۔ ان کو اور ان کے صاحبزادگان کو میرا بہت بہت سلام کہیں“۔ اس ہفتہ وار محفل کے انتظام وانصرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے جناب صوفی محمد اقبال قادری صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔

شیخ زکریا مہاجر مدنی علیہ الرحمۃ کے ہاں محفل: شیخ زکریا بخاری مہاجر مدنی علیہ الرحمہ کے ہاں ہر جمعۃ المبارک کو محفل منعقد ہوتی تھی۔ بخارا سے تعلق رکھنے والے یہ بزرگ بھی ستر سے زائد برس سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے۔ گذشتہ حاضری کے موقع پر ان کی محفل میں حاضری ہوئی، سمرقند و بخارا کے حجاج مجمع میں کافی تعداد میں موجود تھے۔ یہاں پر پہلے تو قرآن شریف پڑھا گیا پھر ختم شریف جس میں چاروں قل شریف، سورت فاتحہ اور سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات اور ختم شریف میں پڑھی جانے والی آیات باآواز بلند پڑھی گئیں پھر عربی زبان میں دعا ہوئی اور نام لے کر ایصالِ ثواب کیا گیا۔ دعا ابھی مکمل نہ ہوئی تھی کہ شیخ زکریا علیہ الرحمہ کو وہیل چیئر پر لے جایا گیا۔ افسوس ہوا کہ دست بوسی نہ ہوسکی لیکن اسے کیا کہیے کہ صرف دو دن بعد مسجد نبوی شریف میں ان کے ہمراہ گھنٹوں تک حاضری رہی۔ دست بوسی کے ساتھ ساتھ تبادلۂ خیال کا موقع بھی ملا۔ اس مرتبہ حاضری پر معلوم ہوا کہ شیخ زکریا اپنی خواہش کے عین مطابق مدینہ منورہ میں انتقال اور جنت البقیع میں تدفین کی منزل پا چکے ہیں۔

دلائل الخیرات شریف کی دھوم: نجدی حکومت نے درود شریف کی شہرۂ آفاق کتاب دلائل الخیرات شریف پر بھی پابندی عائد کر رکھی ہے لیکن اس کے باوجود مسجد نبوی شریف میں اکثر عاشقانِ رسول دلائل الخیرات شریف کا ورد کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ میں ایک روز دوپہر کے وقت اس برآمدے میں بیٹھا تھا، جس سے گنبد خضرا شریف کی زیارت ہوتی ہے اور قبلہ رخ بیٹھنا بھی ممکن ہوتا ہے۔ اس برآمدے کو اہل محبت سنی برآمدہ کہتے ہیں۔ کیونکہ پاک و ہند کے اکثر عاشقان رسول یہیں پائے جاتے ہیں۔ ایک بزرگ نہایت نورانی صورت والے میرے پاس آکر بیٹھ گئے اور اپنی جیب سے دلائل الخیرات شریف کا ایک نہایت خوبصورت نسخہ نکال کر پڑھنے لگے۔ خواہش ہوئی کہ جب یہ ایک حزب پڑھ لیں تو ان سے لے کر آج کا سبق پڑھ لوں گا کہ راقم الحروف کی دلائل الخیرات شریف رہائش گاہ پر موجود تھی لیکن وہ بزرگ مسلسل پڑھے جا رہے تھے۔

معلوم ہوا کہ دلائل الخیرات شریف ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ان سے تعارف پر بڑی خوشی ہوئی کہ یہ عالمی مبلغ اسلام، ورلڈ اسلامک مشن کے سیکرٹری جنرل مولانا علامہ قمر الزمان اعظمی صاحب ہیں۔ انگلینڈ میں عرصہ دراز سے تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔ ان کے تعارف کے ایک اور حوالے سے بڑی اپنائیت محسوس ہوئی کہ یہ محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی کے استاد بھائی حافظ ملت مولانا عبدالعزیز محدث مبارک پوری بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کے شاگرد رشید ہیں۔ فرمانے لگے کہ ”مولانا علامہ ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی نے سنیت کیلئے بڑا کام کیا ہے۔ جگر گوشۂ محدث اعظم غازی محمد فضل احمد رضا علیہ الرحمہ کے چہلم کے موقع پر تھوڑی دیر کیلئے ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ انہیں میرا سلام کہہ دیں“۔ مولانا قمر الزمان اعظمی کو حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی اور پیر طریقت حضرت سید محمد مختار اشرف کچھوچھوی سجادہ نشین سرکار کلاں کچھوچھہ شریف سے اجازت و

خلافت کا اعزاز حاصل ہے۔ انہوں نے راقم الحروف کو گنبد خضراء کے سائے میں دلائل الخیرات شریف اور تمام اوراد و وظائف کی اجازت مرحمت فرمائی۔

ہر دور میں گونجے گا یا رسول اللہ: مخالفین یہ مغالطہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صرف برصغیر کے سنی مسلمان ہی کہتے ہیں لیکن ایک اور سنی برآمدے میں ہی ایک ترکی نوجوان کو ایک کتاب سے یہ درود شریف پڑھتے دیکھا:

الف الف صلوۃ و الف الف سلام علیك یا رسول اللّٰہ

معلوم ہوا کہ یہ اوراد و وظائف وہ ہیں جو ہر نماز کے بعد پڑھنے کیلئے ان کو ان کے پیر صاحب نے تلقین کئے ہیں۔ میں نے ان سے کتاب لے کر یہ پیارے پیارے الفاظ چوم کر آنکھوں سے لگا لئے۔ ترکی نوجوان جو کہ عربی اور انگلش سے نابلد تھا اور ترکی زبان ہی بولتا تھا' نے تحفۃً یہ کتاب راقم الحروف کو عنایت کی بلکہ ''تسبیحاتِ نماز'' کے عنوان سے ایک اور کتاب بھی دے دی۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنی زبان میں ہی بہت کچھ خوشی کے ساتھ بولتا رہا لیکن کیا کیا جائے کہ یہاں پر ''زبان یار من ترکی و من ترکی نمی دانم'' والا معاملہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً درپیش تھا۔ لہٰذا اشاروں کی زبان سے ہی کام چلایا۔ یہاں یہ بات بھی عرض کرنا ضروری ہے کہ ترکی میں اکثریت اہلسنّت کی ہے اور فقہی لحاظ سے بھی تقریباً سبھی حنفی ہیں۔ جب کبھی ترکی حضرات ہندو پاک کے حجاج کو حنفی طریقے سے نماز پڑھتا دیکھتے ہیں تو بہت خوش ہوتے ہیں۔ راقم الحروف کو یاد ہے کہ ایک مرتبہ مکی حرم میں احباب نے بھی اپنی باجماعت نماز فجر ادا کی تو ایک ترکی بزرگ نہایت غور سے دیکھتے رہے۔ جیسے ہی نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے امام صاحب کا ماتھا چوم کر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔

درود شریف سے منہ خوشبودار بناؤ: الحمدللہ حرمین شریفین میں جگہ جگہ ایسے کتبے اور اسٹیکرز لگے ہوئے نظر آتے ہیں' جس سے رسول اللہ ﷺ سے محبت اور ان کے ذکر پاک کی رفعت کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ اسٹیکرز اور کتبے ۲۰۰۵ء کی حاضری میں نظر نہیں آئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یورپی ممالک میں جو توہین رسالت کے واقعات ہو رہے ہیں۔ ان کے ردعمل میں یہ عشق و محبت رسول ﷺ کے اظہار ہو رہے ہیں' جو کہ اس سے قبل عرب شریف میں نہیں ہوتے تھے یا کرنے نہیں دیئے جاتے تھے۔ ان محبت بھرے کلمات میں سے چند یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔ ایک دکان پر راقم الحروف نے یہ لکھا دیکھا علیہ الرحمۃ

کلنا فداك یا رسول اللّٰہ

جس کا مطلب ہے ''اے اللہ کے رسول ہم سب آپ پر قربان''

توجہ فرمایئے: رسول اللہ ﷺ کو حرفِ ندا سے پکارنے سے مسلک اہلسنّت کا کتنی خوبصورتی سے اظہار کیا گیا ہے۔ جدہ شریف اور مکۃ المکرّمہ کے درمیانی راستے میں ایک بہت بڑا کتبہ جسے روشنیوں سے منور کیا گیا تھا' پر جلی حروف میں لکھا ہوا تھا:

''السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ''

اسی طرح مدینہ منورہ اور مکۃ المکرّمہ کے درمیانی راستے پر آنے جانے والی دونوں سڑکوں پر محیط ایک بہت بڑے بورڈ پر آیت درود ان اللّٰہ وملئکۃ ......الخ تحریر کی گئی تھی۔ مدینہ منورہ میں مسجد الاجابہ کے دروازے پر ایک اسٹیکر چسپاں تھا جس پر یہ ایمان افروز عبارت تحریر کی گئی تھی۔

عطر فمك بالصلوۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

یعنی اپنے منہ کو رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھ کر خوشبودار بناؤ۔

اہل مدینہ میں سے ایک کے پیارے پیارے گھر میں جانا ہوا تو دروازے پر یہ پیاری عبارت مرقوم تھی۔

یا داخل الدار' صلی علی النبی المختار

اے گھر میں داخل ہونے والے نبی مختار ﷺ پر درود شریف پڑھو۔

❁ یہ صورت حال دیکھ کر کہ باوجود روکنے کے رسول اللہ ﷺ کا ذکر لحہ بہ لحہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ بے ساختہ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کا یہ شعر زبان پر جاری ہو جاتا ہے:

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

(باقی آئندہ انشاءاللہ)

☆☆☆☆☆☆

بیا بمجلس خواجہ فرید

O پاکپتن میں چشتیہ سلسلہ کے مشہور صوفی بزرگ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی درسگاہ ہے۔ ولی کی درگاہ پرفیض کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ O شیخ الاسلام حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ساڑھے سات سو سال پہلے کفرستان کے گڑھ اجودھن (موجودہ پاکپتن) میں دریائے ستلج کے کنارے پر ایک ٹبہ پر کریر کے درخت کے نیچے ڈیرے ڈال کر نور ہدایت کی شمع روشن کی۔ O حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی ضیاء پاشیوں نے راہ سے بھٹکے ہوئے ہزاروں انسانوں کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ حضرت بابا فرید علیہ الرحمۃ کی تعلیمات اور حسن سلوک نے سخت گو لوگوں کو گرویدہ بنانے پر مجبور کر دیا ہزاروں برس کی باطل پرستی اور جہالت کی تاریکی کا وجود باقی نہ رہا۔ O آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تعلیمات سے لوگوں کو نور ایمان سے نئی زندگی بخشی اور ہزاروں قبائل حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ دنیائے سلاطین نے درگاہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری کو اپنے لئے سعادت سمجھا۔ O اہل عرفان بزرگوں نے بھی حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اسلامی وروحانی خدمات کو اُجاگر کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ یوں اس قصبے کی عالمی روحانی حیثیت میں مسلسل اضافہ ہوتا گیا۔ علمی درسگاہ سے ہزاروں لوگوں کو شعور وآگہی کی لازوال دولت نصیب ہوئی۔ O حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے بیابان جنگل میں زہد وتقویٰ کی بے مثال روایت قائم کی۔ O جو شخص ان کی راہ اختیار کرتے ہوئے نیک نیتی سے بہشتی دروازہ سے گزرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اس لئے ہر سال لاکھوں کی تعداد میں لوگ بہشتی دروازہ سے روضہ پاک میں داخل ہو کر بہشتی دروازہ سے یا فرید حق فرید کے نعرے لگاتے ہوئے گزرتے ہیں۔

حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی لوگوں کو اخلاق، محبت، خلوص، صبر وتحمل، غرور، تکبر اور لالچ سے پرہیز، آخرت کی فکر، خدمت، ایثار اور قربانی کا درس دیا۔ آپ کے لبوں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی، آواز میٹھی رسیلی اور گونج دار تھی۔ O آپ کے لقب گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کرامت کے علاوہ ایک وجہ آپ کے مزاج کا رسیلا پن تھا اور طبیعت کی شیرینی تھی۔ جو بھی آپ سے ملتا آپ کا ہی گرویدہ ہو جاتا تھا۔ آپ کے اخلاق وکردار اور تعلیمات سے متاثر ہو کر ہزاروں لوگ مسلمان ہوئے۔ آپ نے اپنی جماعت خانہ میں ہر رنگ ہر نسل اور مذہب کے لوگوں سے مساوات محمدی یعنی برابری کی بنیاد پر سلوک کیا۔ اسی لئے تو جب ایک شخص نے آپ کو قینچی دی تو آپ نے اسے کہا کہ مجھے قینچی نہیں سوئی دو، کیونکہ میں سیتا ہوں کاٹتا نہیں ہوں۔ اسی لئے باہمی پیار اور محبت کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی جائے اور محبت کے ذریعے اختلافات، تفریق، پھوٹ اور فرقہ وارانہ فساد کے ذریعے پیدا ہونے والی نفرت کو نرم دلی اور اخلاص سے جڑ سے اکھاڑ پھینکا جا سکتا ہے۔ O آپ کے سالانہ عرس مبارک کی پندرہ روزہ تقریبات کا آغاز ۲۵ ذوالحجہ سے ہوتا ہے۔ ۵ محرم کو عرس کی تقریبات اس وقت نقطہ عروج پر پہنچ جاتی ہیں۔ جب درگاہ کے دروازہ کی قفل کشائی سجادہ نشین ادا کرتے ہیں۔ (روزنامہ انصاف لاہور ۷ فروری)

چند روح پرور اشعار وملفوظات مبارکہ ملاحظہ ہوں۔ فرماتے ہیں

O اُٹھ فریدا ستیا تیری داڑھی برسے نور
اگا نیڑے آ گیا پچھا رہ گیا دور
O اُٹھ فریدا مستیا توں جھاڑو پھیر مسیت
تو ستا رب جاگدا تیری ڈاہڈے نال پریت
O اُٹھ فریدا ستیا توں خلقت ویکھن جا
جےکوئی بخشیا مل جائے تو ویں بخشیا جا

سبحان اللہ! سادہ انداز والفاظ میں کیسا روح پرور پیغام بیداری ہے۔ دلوں کی سیاہی وزنگ دور کر کے دلوں کو نور معرفت سے روشن کرنے والا اور دنیادار وغافل وجاہل لوگوں کو جھنجھوڑنے والا ہے۔ جب کلام ایسا پُرنور و پرسرور ہے تو صاحب کلام بزرگوں کی صورت و سیرت کا کیا عالم ہوگا۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مفتی اعظم ھند

وہ کہ جن کی یاد بھلائی نہ جائے گی

از: صمصام المناظرین علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی

شہزادۂ اعلیٰ حضرت: سیدنا مفتیٔ اعظم مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خان صاحب نوری بریلوی قدس سرہٗ کی حیات مبارکہ سیرت طیبہ پر سینکڑوں نہیں، ہزاروں صفحات لکھے جا سکتے ہیں۔ ۱۴ محرم الحرام آپ کی تاریخ وصال ہے اس مناسبت سے حصولِ برکت و رحمت کیلئے ایک مختصر مقالہ نذر قارئین ہے۔ ❁ آپ کی ولادت باسعادت ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۱۰ھ، ۷ جولائی ۱۸۹۳ء بروز جمعۃ المبارک ہے۔ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی سے تاریخ ولادت ۱۳۱۰ھ نکلتی ہے۔ ❁ اساتذہ کرام میں برادرِ اکبر سیدنا حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہٗ، استاذ اساتذہ علامہ رحم الٰہی اور استاذ العلماء مولانا بشیر احمد علی گڑھی قدس سرہما کے اسماء مبارکہ سرفہرست ہیں۔ بعض علوم اور افتاء کی تربیت والد ماجد امام اہلسنّت سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے حاصل فرمائی۔ ❁ نور العارفین سیدنا سید شاہ ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ عنہ زینت مسند برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے دست حق پرست پر شرف بیعت حاصل کیا۔ آپ کی ولادت کے وقت سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رضی اللہ عنہ اپنے شیخ خانہ مارہرہ مطہرہ حاضر تھے۔ سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کو آپ کی ولادت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا "مولانا! مبارک ہو بریلی شریف میں آپ کے صاحبزادہ ہوا ہے...... میں بریلی آ کر اُس کو دیکھوں گا"...... الخ۔

مفتیٔ اعظم نے سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی عہد حیات ظاہری میں تدریس و افتاء کی مسند سنبھال لی تھی۔ امام اہلسنّت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد، شیر بیشۂ اہلسنّت مولانا محمد حشمت علی خاں قدس سرہما جیسے عبقری مدرسین و مناظرین اور جلیل القدر مفتیان شرع متین کو بھی آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ خلفاء کی تعداد ہزاروں اور مریدین کی تعداد ایک کروڑ سے متجاوز ہے۔ ❁ جس خطہ و علاقہ میں نزول اجلال فرماتے شہر کے شہر، گاؤں کے گاؤں شرف بیعت حاصل کرنے کیلئے پلٹ پڑتے۔

۱۳۳۹ھ میں امام اہلسنّت سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے بشمول پاکستان و بنگلہ دیش پورے ہندوستان بھر کیلئے بریلی شریف مرکزی دار القضاء قائم فرما کر صدر الصدور صدر الشریعۃ علامہ محمد امجد علی اعظمی کو پورے ہندوستان بھر کیلئے قاضی شرع مقرر فرمایا تو حضور مفتیٔ اعظم مولانا مصطفےٰ رضا خاں صاحب نوری رضوی اور برہان ملت علامہ مفتی محمد برہان الحق قادری رضوی جبل پوری قدس سرہما کو اُن کا معاون اور مفتیٔ شرع مقرر فرمایا۔ الحمد للہ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت کے نامزد کردہ یہ تینوں بزرگ لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے ناجائز و مفسد صلوٰۃ ہونے اور فوٹو تصاویر کی حرمت ممانعت کے قائل ہیں ❁ جبکہ آج کل اور تو اور سکہ بند قادری رضوی کہلانے والے اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا نام لیکر پروان چڑھنے والے بتدریج مسلک اعلیٰ حضرت سے منحرف ہوتے جا رہے ہیں اور بزعم خود عموم بلویٰ تغیرات زمانہ کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں اور برملا کہنے لگتے ہیں۔ اب ان سے بچنا مشکل ہو گیا ہے۔ کوئی کس طرح بچ سکتا ہے ایسے موقع حضرت مفتیٔ اعظم علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے "جس نے کوئی کام کرنا ہے اسے کچھ مشکل نہیں اور جس نے نہیں کرنا اُس کو بڑا مشکل ہے، جس نے سنت و شریعت پر عمل کرنا ہے اُس کو کچھ مشکل نہیں اور جس نے نہیں کرنا خود پسندی کے جنون اور خبط میں مبتلا ہو کر بہانے تلاش کرنے ہیں، اُس کے لئے عمل و استقامت بڑا مشکل ہے"۔ ❁ عموم بلویٰ حالات زمانہ کا بہانہ بنانے والے پلپلے مولوی ذرا غور کریں۔ حضور سیدنا مفتیٔ اعظم رضی اللہ عنہ اور سیدنا اعلیٰ حضرت کے بہت سے خلفاء و تلامذہ و دیگر اکابر اہلسنّت قیام پاکستان کے حامی اور مطالبہ پاکستان کے موید بلکہ محرک تھے۔ قیام پاکستان کا اعلان ہوتے ہی ہندوستان بھر میں بلوے فسادات شروع ہو گئے۔ قتل غارت گری کا بازار گرم ہو گیا۔ بریلی

شریف سے بہت سے مسلمان دوسرے شہروں محفوظ مقامات کی طرف چلے گئے ۔ لاکھوں ہندوستانی مسلمان ہجرت کر کے پاکستان آ گئے ۔ بریلی شریف خانقاہ عالیہ رضویہ کا محلّہ سوداگراں بھی مسلمانوں سے خالی ہو گیا۔ اس محلّہ میں مسلمانوں کی آبادی پہلے ۱۲/۱۳ فیصد تھی مگر اللہ رے جرأت و استقامت دلیری اور بہادری حضور مفتیٔ اعظم نے خانقاہ عالیہ رضویہ کو نہ چھوڑا۔ اپنے ہاتھ سے روٹی پکا کر اور مرچوں کی چٹنی پیس کر کھاتے رہے اور مسجد رضا میں پانچ وقت اذان دے کر نماز ادا فرماتے اور خانقاہ عالیہ رضویہ پر حاضری دیتے' خود صفائی کرتے۔ سرکار مفتیٔ اعظم نے اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کی جانشینی اور پھر سجادہ نشین کا حق ادا کر دیا اور اس کا صلہ بارگاہ ایزدی سے یہ ملا کہ کئی ہندوؤں نے فقیر کی حاضری کے دوران اعتراف کیا کہ ہندوؤں کا مفتیٔ اعظم پر بہت دانت تھا۔ بار بار کاشانہ رضویہ رضوی دارالافتاء پر بلوائی۔ فسادی حملہ آور ہوئے اور حضور مفتیٔ اعظم کو شہید کرنا چاہا مگر ہر بار یہ دیکھا کہ پورے محلّہ سوداگراں اور خانقاہ عالیہ رضویہ کے حلقہ میں نیلے لباس میں' نیلے گھوڑوں پر تلواریں سونتے ہوئے پہرہ دار کھڑے ہیں' جن کو دیکھ کر ہندوٗ بلوائی فرار ہو جاتے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے سیدنا مفتیٔ اعظم کی حفاظت و نصرت فرمائی۔ دین حق پر استقامت کا یہ صلہ عطا فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

شہزادہ اعلیٰ حضرت سرکار مفتیٔ اعظم کی کرامات کا احاطہ مشکل ہے۔ بریلی شریف میں محبوب بھائی رکشہ والے متشرع پابند سنت و شریعت تھے۔ بعد میں خانقاہ رضویہ پر پھولوں کی ٹوکریاں لگاتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک رات دواڑھائی بجے لگ بھگ میں حضور سرکار مفتیٔ اعظم قبلہ کو رکشہ پر لے کر جنوبی مندر والی گلی کی طرف سے آ رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی نو دس گز لمبا آدمی سر راہ وسط سڑک میں لمبی چادر اوڑھ کر سو رہا ہے' میں نے رکشہ روک لیا اور ہاتھ پاؤں کانپنے لگے۔ حضور مفتیٔ اعظم نے فرمایا ''کیا بات ہے؟'' عرض کیا ''حضور! راستہ رُکا ہوا ہے' کوئی نو دس گز لمبا آدمی چادر اوڑھ کر سر راہ سو رہا ہے''۔ فرمایا ''یہ اعلیٰ حضرت کے مہمان ہیں' انہیں مت کچھ کہو اور چلو محلّہ خواجہ قطب کی طرف سے چلو''۔ (سبحان اللہ) ﴿﴾ قوم جنات کے افراد حضور اعلیٰ حضرت اور آپ کے مقدس خانوادہ کا کتنا پاس و لحاظ و احترام کرتے ہیں ۔ حضرت علامہ تحسین رضا خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ نے بتایا کہ ''میرے نانا نماز تہجد کے پابند تھے'' ۔ حضور اعلیٰ حضرت کی مسجد کے شمال مشرقی کونے پر کنواں تھا۔ نانا جان وضو کیلئے ڈول رسی سے پانی نکال رہے تھے۔ ایک بھاری بھرکم شخص آیا۔ بھائی مجھے پانی پلا دو۔ انہوں نے پانی کا ڈول کنویں سے نکال کر پلانا چاہا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اُس پانی پینے والے شخص کا نہ منہ ہے' نہ سر ہے' خالی گردن ہی گردن ہے۔ نانا جان نے کہا ''ارے بھئی! پانی کیسے پیو گے' تمہارے منہ تو ہے نہیں'' اُس نے خالی گردن کی طرف اشارہ کیا۔ بس اسی میں ڈال دو' ایک ڈول پانی پلایا کہنے لگے ایک اور پلا دو' دوسرا ڈول پانی بھی گردن میں ڈال دیا کہنے لگے ''بس ایک اور پلا دو'' تیسرا ڈول پانی بھی گردن کے سوراخ میں ڈال دیا۔ کہنے لگے ''تم مجھ سے ڈرے نہیں؟'' نانا جان نے فرمایا ''میں تو کبھی سر والے سے نہیں ڈرا تم تو ہو بے سر کے تمہارے سے کیا ڈروں گا'' وہ خوش ہو کر ہنستے ہوئے چلے گئے۔ ﴿﴾ بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ عرض تو یہ کرنا تھا کہ حضور مفتیٔ اعظم قبلہ نے دین حق' دین اسلام اور مسلک اعلیٰ حضرت پر استقامت کا حق ادا کر دیا۔ یہ بات بہت لوگوں کو معلوم ہے اور ہندوستان کے اخباروں میں بھی چھپی ۔ سرکار مفتیٔ اعظم کے سوانح نگاروں نے بھی لکھی' سابقہ ہندوستانی خاتون وزیر اعظم اندرا گاندھی خانقاہ عالیہ رضویہ کی حاضری اور بڑے مولانا (یعنی مفتیٔ اعظم) کے درشن کرنے کیلئے آئی۔ حضرت نے ملنا قطعاً گوارا نہ کیا اور اُس کی آمد کے موقع پر شہر کہنہ ایک غریب بیمار سنی مسلمان کی عیادت کو تشریف لے گئے ...... جبکہ ہم اہلسنّت کے مسلک کے حریف مکتب فکر مرکزی مدرسہ دیوبند میں اکابر دیوبند نے از خود اندرا گاندھی کو اپنے جشن صد سالہ میں بلایا' مسند صدارت پر بٹھایا' مہمان خصوصی بنایا......

انتقال: ۱۴محرم ۱۴۰۲ھ کو حضور مفتیٔ اعظم کا وصال باکمال ہوا۔ ۲۵ لاکھ سے زائد عوام و احباب اور ہزاروں علماء و مشائخ اور مختلف ممالک کے سفیروں نے نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی جبکہ ۲۵ لاکھ افراد نے بغیر لاؤڈ اسپیکر کے مکبرین کی سنت کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی۔ (رحمۃ اللہ علیہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆

نباضِ قوم مفتی ابوداؤد محمد صدق صاحب حفظہ اللہ کی گوجرانوالہ تشریف آوری کے 63 سال مکمل ہوکر 64 ویں برس کے آغاز پر ایمان افروز تاریخی مضمون

جب گوجرانوالہ کی سرزمین پر مسلک اہلسنّت کا سورج طلوع ہوا

قسط نمبر ۲۶۔ از: رفیق خاص محمد حفیظ نیازی کے قلم سے

(سلسلہ کیلئے دیکھئے شمارہ نومبر ۲۰۱۱ء)

ماضی کے جھروکوں سے: قارئین! میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کی ضیافت طبع کیلئے (۱۹۷۰ء کے الیکشن میں) حضرت نباض قوم مدظلہ کی انتخابی مہم کے سلسلہ میں مزید جھلکیاں بھی بیان کردوں تاکہ کوئی تشنگی باقی نہ رہے۔ اُمید کامل ہے اس تاریخی دستاویز سے آپ بہت محظوظ ہوں گے۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

☆ اہلیان گوجرانوالہ کی طرف سے شائع ہونے والے انتخابی اشتہارات میں سے چندایک کے اقتباسات بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

﴿۱﴾ **ووٹ کی شرعی حیثیت:** حالیہ انتخابات (۱۹۷۰ء) ملک و ملت کیلئے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، جس میں مسلمانان پاکستان کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ اس ملک میں اسلام کا عادلانہ اور ابدی نظام رائج کرنا چاہتے ہیں یا ایسا نظم جو کسی انسان کی سوچ کا نتیجہ ہو؟

یہ **فیصلہ** آپ کے ووٹ کے ذریعہ ہوگا۔ ☆ ووٹ کی شرعی حیثیت ایک شہادت کی ہے جس کا چھپانا بھی حرام ہے اور اس میں جھوٹ بولنا اور اس پر کوئی معاوضہ لینا بھی حرام ہے۔ ووٹ کو محض سیاسی ہار جیت اور دنیا کا کھیل سمجھنا بھاری غلطی ہے۔ ووٹر جس امیدوار کی حمایت میں اپنی رائے دیتا ہے۔ وہ دراصل اپنے ووٹ کے ذریعے شہادت دیتا ہے کہ یہ شخص اپنے نظریئے، علم وعمل اور دیانتداری کی رُو سے اس کام کا اہل اور دوسرے امیدواروں سے بہتر ہے۔ لہٰذا اپنی رائے کا استعمال کرتے وقت پوری ذمہ داری سے کام لینا ہر رائے دہندہ پر لازم ہے۔ وگرنہ اگر ووٹر ایک غلط امیدوار کے حق میں فیصلہ دیتا ہے تو وہ اس کے ہر غلط اقدام میں برابر کا شریک ہوگا۔ لہٰذا اگر کسی حلقہ انتخاب میں صحیح نظریہ کا حامل، دیانتدار، عالم باعمل اور مخلص نمائندہ کھڑا ہے تو اس کو ووٹ نہ دینا گناہِ کبیرہ ہے۔ جو امیدوار اسلامی نظام کی بجائے اس ملک میں کسی باطل نظام کا مدعی ہو، اس کو ووٹ دینا ایک جھوٹی شہادت ہے جو گناہ کبیرہ ہے۔ ووٹ کو چند سکوں کی خاطر فروخت کرنا یا مصلحت آمیزی کے تحت اپنی رائے کا صحیح استعمال نہ کرنا اخلاقی پستی کی دلیل ہے۔ ☆ اسلامیانِ گوجرانوالہ سے اپیل ہے کہ گوجرانوالہ سے قومی اور صوبائی اسمبلی حلقہ نمبر ا سے جمعیت العلمائے پاکستان کے نامزد امیدوار کو کامیاب بنائیں۔

حق گو عالم باعمل اور اسلامی نظام کے داعی

حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب امیدوار قومی اسمبلی حلقہ نمبر ا کو اپنا قیمتی ووٹ دے کر پاکستان میں اسلامی آئین کے نفاذ میں تعاون فرمائیں جو گوجرانوالہ کی نمائندگی کیلئے مناسب امیدوار ہیں۔

منجانب: اہلیان گوجرانوالہ

....

﴿۲﴾ نصر من اللّٰہ و فتح قریب

۷/دسمبر کا دن ہماری قومی زندگی میں ایک فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے۔ اس دن قوم ان نمائندوں کا انتخاب کرے گی، جنہیں دستور سازی کا اہم فریضہ ادا کرنا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ قومی زندگی کے اس نازک مرحلہ پر ہم میں سے ہر فرد پوری دیانت داری اور غیر جانبداری سے کام لے اور صرف ایسے نمائندے کے حق میں ووٹ دے۔ جس کا ماضی بے داغ ☆ کردار مثالی ☆ دیانت شک وشبہ سے بالاتر ☆ اور دین سے وابستگی جزو ایمان ہو۔

جمعیۃ العلماء پاکستان قومی اسمبلی حلقہ نمبر ا کیلئے
مولانا محمد صادق صاحب کو بطور امیدوار پیش کرتی ہے۔
(شعبہ نشر واشاعت)

....

﴿۳﴾ضمیر کی آواز پر لبیک کہیں اور صرف ایسے امیدواروں کے حق میں ووٹ ڈالیں جن کی ☆ سابقہ سیاسی زندگی بے داغ ☆ کردار مثالی ☆ اور دین سے عملی وابستگی محتاج ثبوت نہ ہو ☆ جو برادری کی بجائے اصول پر ووٹ مانگتے ہوں۔ صرف ایسے لوگ ہی
ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی ضمانت دے سکتے ہیں
آزمائے ہوئے اقتدار پسندوں کے فریب میں نہ آئیں۔
جمعیۃ العلماء پاکستان کے امیدوار
برائے قومی اسمبلی حلقہ نمبر ا مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب سے تعاون فرمائیں۔ انتخابی نشان چابی ہے۔ (اہلیان گوجرانوالہ شہر)

....

﴿۴﴾اسلامی آئین کے نفاذ کیلئے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو ووٹ دے کر کامیاب بنائیں۔ (اہلیان گوجرانوالہ)

....

قارئین! انتخابی اشتہارات کی جھلکیاں تو آپ ملاحظہ فرما چکے' اب ''رضائے مصطفےٰ'' کے مختلف شماروں کے چند اقتباسات درج کئے جارہے ہیں' جن میں انتخابی مہم کے سلسلہ میں اہلسنّت وجماعت کو یوں باخبر کیا گیا۔

﴿۱﴾**علماء اہلسنّت ہوشیار:** مقام شکر ہے کہ مجلس عمل جمعیۃ العلماء پاکستان کی تشکیل کے بعد بالعموم اور کل پاکستان سنی کانفرنس کے بعد بالخصوص اہلسنّت وجماعت کی سرگرمیاں عروج پر ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ بعض مقامات پر تو بہت ہی وسیع پیمانہ پر کام ہو رہا ہے مگر اس کے باوجود بعض ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں مقامی علماء کے جمود و عدم توجہی کے باعث عوام بڑی تشنگی محسوس کر رہے ہیں اور حضرات علماء کی رہنمائی وگرمجوشی کے منتظر ہیں۔ اس لئے حضرات علماء کو ہر جگہ اپنی ذمہ داری کا کامل احساس فرما کر اس سے باحسن طریق عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اپنے عوام کو مایوسی کا شکار ہونے سے بچانا چاہیئے۔ آزمودہ و بے عمل سیاست' سوشل ازم اور مودودی ازم کے فتنہ وفریب سے قوم کو بچانا اور اپنے دین کے تحفظ و ملک کے استحکام کے لئے اپنے جماعتی وجود و اکثریتی قوت کو منوانا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے اور اس سلسلہ میں مرکز کے ساتھ رابطہ قائم رکھتے ہوئے ہر شہر ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں جمعیۃ العلماء پاکستان کے دفتر کا قیام جمعیت کے منشور کی تبلیغ اور جمعیت کے جھنڈے لہرانا ضروری ہے۔ یاد رہے کہ جمعیۃ العلماء پاکستان کے پرچم کا سارا کپڑا سبز رنگ کا ہے' جس کے اوپر کلمہ طیبہ اور نیچے ایک طرف چاند ستارا اور دوسری طرف گنبد خضریٰ کا نقشہ مبارکہ ہے جو دفتر ''رضائے مصطفےٰ'' سے بھی سات روپے کے عوض دستیاب ہوسکتا ہے۔

﴿۲﴾**گوجرانوالہ:** بفضل خدا و بوسیلہ مصطفےٰ (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) گوجرانوالہ میں جمعیۃ العلماء پاکستان کی تبلیغی وانتخابی سرگرمیاں نقطۂ عروج پر ہیں۔ ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۷۰ء کو جی ٹی روڈ پر دفتر جمعیت کا افتتاح ہوا اور رسم پرچم کشائی ادا کی گئی۔ ۱۸ جمادی الاولیٰ مطابق ۲۳ جولائی مرکزی جامع مسجد زینت المساجد میں ضلعی علماء کا اجلاس ہوا اور جمعیت کی ضلعی تشکیل کی گئی۔ ۲۵ جمادی الاولیٰ مطابق ۳۰ جولائی چوک گھنٹہ گھر میں بسلسلۂ انتخابات ایک عظیم تاریخی جلسہ عام ہوا۔ علاوہ ازیں محلّہ دار دفاتر کے افتتاح رابطہ مہم اور انتخابی اجلاس کا سلسلہ باقاعدگی سے شروع ہے اور ماشاءاللہ علماء کرام واحباب اہلسنّت بڑی دلچسپی وگرم جوشی کا مظاہرہ فرما رہے ہیں۔ اللھم زد فزد۔
یاد رہے کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی' مولانا صاحبزادہ حیدر حسین صاحب علی پوری' صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری اور مقامی علماء کرام واحباب اہلسنّت کے شدید اصرار پر گوجرانوالہ میں قومی اسمبلی کیلئے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو نامزد کیا گیا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اہلسنّت کو ہر جگہ کامیابی سے سرفراز فرمائے' آمین

﴿۳﴾**سب سے اونچی شان کا جھنڈا:** ۷ جمادی الاولیٰ مطابق ۱۲ جولائی بروز اتوار ساڑھے آٹھ بجے صبح ڈریم لینڈ ہوٹل جی

ٹی روڈ میں جمعیۃ العلماء پاکستان کے دفتر کا افتتاح ہوا۔ اور رسم پرچم کشائی ادا کی گئی۔ اس موقع پر حضرات علماء و احباب اہلسنّت کا ایک اہم اجتماع ہوا اور تلاوت و نعت کے بعد مولانا ابوالکلام صاحبزادہ سید فیض الحسن سمیت نامور علماء کرام نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا' مولانا الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب نے اپنے خطاب میں مندرجہ ذیل نظم سنائی' جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

؎ نامِ خدا کا جھنڈا...... پیامِ مصطفےٰ کا جھنڈا

یہ جھنڈا ایمان کا جھنڈا' قرآنی فرمان کا جھنڈا' سب سے اونچی شان کا جھنڈا

نامِ خدا کا جھنڈا...... پیامِ مصطفےٰ کا جھنڈا

مال سے پیارا جان سے پیارا' دل کا نور آنکھوں کا تارا' دو جگ میں عزت کا سہارا

نامِ خدا کا جھنڈا...... پیامِ مصطفےٰ کا جھنڈا

دین کا اور دنیا کا اُجالا' حرمت والا عزت والا' سب سے اونچا سب سے بالا

نامِ خدا کا جھنڈا...... پیامِ مصطفےٰ کا جھنڈا

ظالم کا دل پھٹ جاتا ہے' ظلم کا بادل چھٹ جاتا ہے' جب میدان میں ڈٹ جاتا ہے

نامِ خدا کا جھنڈا...... پیامِ مصطفےٰ کا جھنڈا

لہرائے گا اوج کے اوپر' دریا کی ہر موج کے اوپر' میدان کی ہر فوج کے اوپر

نامِ خدا کا جھنڈا...... پیامِ مصطفےٰ کا جھنڈا

غازی رن میں اڑ جاتا ہے' اس کا پرتو پڑ جاتا ہے' جب دھرتی میں گڑ جاتا ہے

نامِ خدا کا جھنڈا...... پیامِ مصطفےٰ کا جھنڈا

نارِ تعصب سرد کرے گا' کوہِ ستم کو گرد کرے گا' رنگ حسد کو زرد کرے گا

نامِ خدا کا جھنڈا...... پیامِ مصطفےٰ کا جھنڈا

او ظالم' مغرور' ستم گر' دیکھ مسلمانوں کا لشکر' لہراتا ہے جن کے سر پر

نامِ خدا کا جھنڈا...... پیامِ مصطفےٰ کا جھنڈا

یہ جھنڈا مزدور کا حامی' مظلوم و مجبور کا حامی' نار کا دشمن نور کا حامی

نامِ خدا کا جھنڈا...... پیامِ مصطفےٰ کا جھنڈا......(ماخوذ بتصرف)

﴿۴﴾ علماء و مشائخ اہلسنّت کا اہم اعلان: مرکزی مجلس عمل جمعیۃ العلماء پاکستان کی نمائندہ دینی و سیاسی جماعت ہے' جس کا مقصد وحید پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ اور ملک و ملت کو اسلام دشمن عناصر سے محفوظ رکھنا ہے۔ ہم اپنے تمام خدام و مریدین و متوسلین کو حکم دیتے ہیں کہ جمعیۃ العلماء پاکستان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں۔ جمعیت کو مضبوط و مستحکم بنائیں۔ اس کے فیصلوں پر عمل کریں اور انتخابات میں صرف اور صرف جمعیۃ العلماء پاکستان کے امیدوار کو ووٹ دے کر اپنے مذہبی و اخلاقی و سیاسی فرض کو ادا کریں۔

(۱) حضرت مولانا علامہ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی (۲) حضرت علامہ پیر محمد قاسم مشوری (۳) حضرت سلطان بالا دین شاہ پور شریف (۴) حضرت پیر سید محمد علی شاہ کرمانوالہ شریف (۵) حضرت میاں غلام احمد شرقپور شریف (۶) حضرت میاں جمیل احمد شرقپور شریف (۷) حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کراچی (۸) حضرت پیر حمید الدین مرولہ شریف (۹) پیر صاحب آف بھیرہ شریف (۱۰) حضرت علامہ پیر خادم حسین چورہ شریف (۱۱) حضرت صاحبزادہ نذر دیوان حسن ابدال (۱۲) حضرت علامہ غلام علی اشرفی اوکاڑہ (۱۳) حضرت پیر نذیر احمد مکان شریف (۱۴) حضرت پیر سید علی حسین شاہ علی پور شریف (۱۵) حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن آلومہار شریف (۱۶) صدر المشائخ پیر فضل عثمان مجددی (۱۷) حضرت پیر محمد اسلم شاہ علی پور شریف (۱۸) حضرت پیر سید حیدر شاہ علی پور شریف (۱۹) حضرت پیر مظہر الحسن شاہ نارووال (۲۰) حضرت پیر محمد کبیر علی شاہ چورہ شریف (۲۱) حضرت علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری (۲۲) علامہ محمد نور اللہ' شیخ الحدیث بصیر پور (۲۳) علامہ سید حافظ محمد جلال الدین شاہ بھکھی شریف (۲۴) مفتی پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب امیر انجمن حزب الاحناف لاہور۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مدینہ کے چاند کی پیاری پیاری باتیں...... گوجرانوالہ میں جلسۂ اہلسنّت کی دوراتیں

جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا 60 واں جشن دستار فضیلت

اور حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی 63 سالہ خدمات دینیہ پر

اظہار تشکر وتحدیث نعمت

مورخہ ۲۳، ۲۴ ذوالقعدہ بمطابق ۱۱۔۱۲ اکتوبر بروز جمعرات' جمعۃ المبارک مرکز اہلسنّت جامع مسجد زینت المساجد میں گوجرانوالہ میں اہلسنّت کی اولین دینی معیاری مرکزی درسگاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا ۶۰ واں سالانہ عظیم الشان جشن دستار فضیلت اور یادگار اسلاف' حضرۃ العلام' برکۃ الزمان' شیخ طریقت مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی زینت المساجد اور گوجرانوالہ تشریف آوری و سلسلہ خدمت دین کے (۱۳۷۰ھ تا ۱۴۳۳ھ) تریسٹھ (۶۳) سال مکمل ہونے اور چونسٹھویں (۶۴) سال کے آغاز پر اظہار تشکر وتحدیث نعمت کی تقریب سعید نہایت تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوئی' جس میں برادرانِ اہلسنّت وسنی رضوی احباب نے مختلف اضلاع ونزدیک ودور شہروں اور قصبات ودیہات سے بڑی عقیدت ومحبت سے شرکت کی سعادت حاصل کی ۔ اس موقع پر زینت المساجد جو ماشاء اللہ پہلے ہی اسم بامسمّٰی ہے' آرائش وزیبائش سے فرش سے لے کر بلند وبالا میناروں تک سجی ہوئی تھی' جو دلوں کو لبھا رہی تھی اور آنکھوں کو روح پرور منظر دکھا رہی تھی' فالحمد للّٰہ علٰی ذالك ۞ تقریب کی صدارت نائب محدث اعظم پاکستان علامہ مفتی پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے فرمائی۔ اس موقع پر علماء کرام نے فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی فرمائی اور مختلف نشستوں میں خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے چشم وچراغ' عالمی مبلغ اسلام علامہ صاحبزادہ پیر محمد توصیف رضا خان بریلی شریف ☆ فاضل جلیل علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی رضوی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ☆ ضیغم اہلسنّت علامہ محمد حسن علی رضوی میلسی ☆ اُستاذ العلماء علامہ محمد منشاء تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ لاہور ☆ فاضل شہیر علامہ محمد رضاء المصطفےٰ ظریف القادری ☆ الحاج محمد حفیظ نیازی ایڈیٹر ماہنامہ رضائے مصطفےٰ ☆ خطیب لاثانی علامہ محمد منور حسین عثمانی مریدکے ☆ خطیب پاکستان صاحبزادہ سید فدا حسین شاہ حافظ آبادی ☆ مجاہد تحریک ختم نبوت علامہ محمد خالد حسن مجددی رضوی ☆ جگر گوشۂ شیخ الدلائل صاحبزادہ محمد حامد ضیاء قادری رضوی سیالکوٹ ☆ جگر گوشۂ سلطان الواعظین مولانا حکیم ضیاء المصطفےٰ شریفی کوٹلی لوہاراں ☆ خطیب اہلسنّت مولانا ابوطاہر محمد نثار احمد چشتی ☆ مولانا محمد باغ علی رضوی فیصل آباد ☆ الحاج صاحبزادہ محمد داؤد رضوی ☆ الحاج صاحبزادہ محمد رؤف رضوی ☆ مولانا حافظ محمد عطاء الرحمٰن رضوی لاہور ☆ مولانا حافظ غلام محمد رضوی خوشاب ☆ مولانا محمد فاروق رضا ☆ مولانا محمد اکبر ہریکوٹی ☆ مولانا غلام مصطفےٰ رضوی ☆ مولانا محمد فاروق القادری رضوی ☆ صاحبزادہ ڈاکٹر محمد سعید مجددی ☆ قاری محمد ممتاز صدیقی ☆ قاری محمد کامران نعیمی رضوی فیصل آباد ☆ الحاج صوفی محمد منیر قادری رضوی اور حافظ محمد ذکاء اللہ رضوی سمیت نامور علماء کرام نے شرکت فرمائی ۔ الحاج محمد عارف ندیم چوہدری ایڈووکیٹ اور جناب سرفراز احمد تارڑ بھی موجود تھے۔ ۞ بعد نماز جمعہ فوٹو بازی و ویڈیو فلم سے پاک ماحول میں باشرع نعت خوان

حضرات نے بارگاہ رسالت میں ہدیہ عقیدت پیش کیا' جس میں بکثرت احباب اہلسنّت نے شمولیت فرمائی ۔ ﴿﴾ مقررین نے حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب زید مجدہٗ کی گوجرانوالہ' مضافات گوجرانوالہ اور ملک و بیرون ملک زبردست مجاہدانہ دینی مسلکی ملی ۶۳ سالہ خدمات کی تعریف کی اور آپ کو قلبی خراج تحسین پیش کیا۔☆ حضرت علامہ محمد توصیف رضا خاں بریلوی نے آخری نشست میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا''......مَیں اسی جگہ پر' اِسی اسٹیج پر یہاں پر ۱۹۸۲ء میں تیس سال پہلے حاضر ہوا تھا' اب مجھے تیس سال کے بعد گوجرانوالہ کی سرزمین پر دوبارہ خطاب کرنے کا موقع ملا۔ میری معلومات کے مطابق پاکستان میں حضور سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اٹھارہ خلفاء آرام فرما ہیں۔ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے بڑے صاحبزادے حضور حجۃ الاسلام مولانا الشاہ محمد حامد رضا خاں بریلوی کے شاگرد و خلیفہ ہیں۔ اگر اس محفل پاک میں محدث اعظم پاکستان کا ذکر نہ کیا جائے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف کی بات نہیں۔ اس خطے میں' پورے پنجاب میں بلکہ مَیں تو کہتا ہوں کہ پورے پاکستان میں حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مسلک حق' مذہب مہذب' مسلک اہلسنّت و جماعت اور بالخصوص مسلک اعلیٰ حضرت کی جو خدمت فرمائی ہے یہ انہی کا حصہ تھا۔ اور اُن کے شاگرد نہ یہ کہ صرف بلکہ پاکستان میں بلکہ مَیں نے دنیا کے بیشتر ممالک کا دورہ کیا حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ وہاں مسلک اہلسنّت و جماعت اور بالخصوص مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور آپ کے اس علاقے میں' آپ کے اس گوجرانوالہ میں حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے مسلک اعلیٰ حضرت کی جو خدمت فرمائی ہے' یہ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے سچے جانشین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کو صحت و شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے......حضرت مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روح کا تعلق حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے کرلیا' لائکپور کی سرزمین پر بیٹھ گئے ہیں' فیصل آباد کی سرزمین پر لیٹ گئے ہیں......کشاں کشاں روح والے کھنچے چلے جا رہے ہیں۔ مَیں اب کہنا چاہتا ہوں کہ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق رضوی نے اپنی روح کا تعلق کرلیا ہے......گوجرانوالہ میں بیٹھ گئے ہیں' کشاں کشاں روح والے کھنچے چلے آرہے ہیں (اسی دوران حضرت نباضِ قوم مدظلہ العالی شدید نقاہت کے باوجود جب اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے تو علماؤ احباب اہلسنّت میں مسرت کی لہر دوڑ گئی' علامہ توصیف رضا بریلوی مدظلہ العالی نے حضرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) آپ یہ نورانی چہرہ دیکھ رہے ہیں' یہ نورانی چہرے والے حضور محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب ہیں۔ جنہوں نے اس علاقے میں مسلک اہلسنّت و جماعت اور بالخصوص مسلک اعلیٰ حضرت کا پرچم لہرا دیا' اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مولانا ابوداؤد صاحب کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے' آج کی اس بزم محبت میں حضرت مولانا محمد صادق صاحب کی تشریف آوری نے اس محفل میں چار چاند لگا دیئے ہیں۔ مَیں اکثر اپنی محفلوں میں حضرت کا ذکر کرتا رہتا ہوں کہ پاکستان کی سرزمین پر اگر کوئی متقی پرہیزگار عالم دین ہے تو وہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب ہیں۔ آج حضرت بہت کمزور ہوگئے ہیں آپ تمامی حضرات دعا کیجئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت کو صحت وشفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اس لئے کہ ہر چالیس آدمیوں پر ایک اللہ کا ولی موجود ہوتا ہے یہاں تو تعداد چالیس سے کہیں زیادہ تجاوز کرگئی ہے۔ نامعلوم اس محفل پاک میں کون کون ولی بیٹھے ہیں۔ اے مالک مولیٰ! اس محفل پاک میں جو تیرا برگزیدہ بندہ موجود ہو جو بحر معرفت کا غواث موجود ہو اگر تیرا کوئی پسندیدہ بندہ موجود ہو تو اُسی پسندیدہ بندے کے صدقہ میں مولانا محمد صادق صاحب کو صحت کاملہ وشفائے عاجلہ عطا فرما۔ ان کا وجود اس علاقے کیلئے خیر و برکت کا باعث ہے۔ بات یہ چل رہی تھی کہ روح کا مقام اور ہوتا ہے اور روحانیت کا مقام اور ہوتا ہے......آپ دیکھیں کہ مولانا سردار احمد ایک ایف اے کے سٹوڈنٹ ہی تو تھے انہوں نے اپنی روح کا تعلق حضور حجۃ الاسلام کی روحانیت سے کرلیا۔ مولانا محمد صادق روح والے ہیں فیصل آباد اپنا دل سادہ

کاغذ کی مانند لے کر گئے تھے یہ دل جو ہے سادہ کاغذ ہوا کرتا ہے۔ ایک مرتبہ سادے کاغذ پہ تم جو لکھ دو گے اسے مٹایا نہیں جا سکتا۔ تو مولانا محمد صادق صاحب بھی اپنا دل سادے کاغذ کی مانند لے کر گئے۔ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس۔ مولانا سردار احمد نے مولانا محمد صادق صاحب کے دل پر لکھ دیا **عشق مصطفےٰ** (صلی اللہ علیہ وسلم) آج اسی عشق مصطفےٰ کا کمال ہے گوجرانوالہ کی مسجد زینت المساجد میں آئے...... بیٹھ گئے ہیں۔ روحیں کھنچی چلی آ رہی ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی روح کا تعلق حضور محدث اعظم پاکستان کی روحانیت سے کرلیا تو لوگو! تم بھی اپنی روح کا تعلق اگر مولانا محمد صادق صاحب کی روحانیت سے کر لو گے تو بیٹھو گے یہاں مگر دیکھو گے کہاں کہاں...... روح کا مقام اور ہوتا ہے روحانیت کا مقام اور ہوتا ہے...... یہ آپ کا گوجرانوالہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی وساطت سے علمی شہر بن گیا ہے......'' ☆ یادگار اسلاف علامہ محمد حسن علی رضوی میلسی نے دوران خطاب فرمایا ''...... مرکز اہلسنّت زینت المساجد کے اس نورانی ماحول میں رحمت کی بارشیں ہو رہی ہیں جو اور جگہیں نظر نہیں آئیں گی۔ آپ خوش نصیب ہیں، سعادت مند ہیں کہ ان لحات سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ کنز الکرامت، جبل الاستقامت، حکیم الامت، شیخ طریقت، ترجمان و پاسبان و محافظ مسلک اعلیٰ حضرت، قبلہ علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا میں نہ مرید ہوں نہ شاگرد مگر الحمد للہ کم و بیش پچپن سال سے مسلسل ان کے فیض کی مجھ پر موسلا دھار بارش ہو رہی ہے، یہ ان کا فیض ہے۔ یہاں تو فیوض و برکات کا علم و عرفان کا دریا بہہ رہا ہے۔ میں خوشامد کی بات نہیں کر رہا بلکہ حقیقتاً کہہ رہا ہوں کہ علم و عرفان کا، برکتوں اور سعادتوں کا دریا رواں دواں ہے، اگر کوئی زبان سے نہ بھی کوئی اقرار کرے لیکن اس بات کا مدینہ شریف سے بریلی شریف تک اقرار و اعتراف ہے کہ علم پر جس کا عمل ہے وہ مولانا ابوداؤد محمد صادق مدظلہ ہیں۔ یہاں علم و عرفان کا دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے، مسلک حق مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت اور مذہب حق مذہب اہلسنّت و جماعت کے فروغ اور تبلیغ اسلام کے ہر شعبہ میں، کوئی مخصوص عنوان یا موضوع کا متعین مقرر نہیں جتنی خدمات اللہ

کے اس مقبول و محبوب پیارے بندے کی ہیں اس دور میں یہ سعادت بہت کم لوگوں کو میسر آئی ہے۔ میری کیا حیثیت کیا اوقات۔

؎ میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

میری سوچی سمجھی بات تجربہ مجربہ کی روشنی میں تحقیقی رائے ہے۔ علماء سے بہت گہرا رابطہ ہے میرا موبائل جو ہے ماشاءاللہ وہ بین الاقوامی تو کیا بلکہ بین الملکتی ہے۔ علماء سے مسلسل رابطہ رہتا ہے اور وہ عزت افزائی فرماتے ہیں۔ میں بریلی شریف کی گلیوں کا ایک ادنیٰ خاکروب ہوں، بریلی شریف کی گلیوں کا کوڑا کرکٹ ہوں، یقیناً کسر نفسی کے طور پر نہیں بلکہ حقیقتاً بات ہے۔ تو میری تحقیقی سوچی سمجھی رائے ہے کہ عصر رواں میں، عصر حاضر میں یعنی آج کے دور میں حضور مجدد دین و ملت شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اگر اس دور میں اس ظاہری دنیا میں جلوہ افروز ہوتے تو یقیناً علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کو اپنے خلفاء میں شمار کرتے۔ ان کا علم و فضل، تقویٰ و طہارت، ان کی دینی تڑپ، ان کا دینی ولولہ، ان کا دینی جذبہ...... وہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص عطیہ ہے۔

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست...... تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمر خضر عطا فرمائے۔ آمین''

✿ دوروزہ پروگرام صلوٰۃ وسلام و دعاء خیر پر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا یاد رہے کہ بفضلہ تعالیٰ حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی چار جلیل القدر اکابر اہلسنّت شخصیات کے آستانوں اور اُن کے فیضان صحبت و ان کے مدارس سے مستفیض ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی، امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری، خلیفۂ اعلیٰ حضرت فقیہہ اعظم حضرت علامہ محمد شریف صاحب محدث کوٹلوی اور آخر میں محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد سردار احمد (رحمۃ اللہ علیہم) اور ان ہی حضرات سے تربیت پا کر اور فیضیاب ہو کر ان کا علمی و روحانی مسلکی فیض تقسیم فرما رہے ہیں۔

؎ گوجرانوالے میں جس دن آئے تھے نباضِ قوم
اس بشارت کو تریسٹھ سال پورے ہو گئے

اب بھی ہے فیضان کوہِ استقامت ان کی ذات
جبکہ اس دوران کتنے آئے چمکے کھو گئے

فیضان عام: ۱۴ شوال المکرّم ۱۳۷۴ھ کو بدستِ اقدس محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ میں اہلسنّت کی اولین معیاری درسگاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کے افتتاح کے بعد علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کی زیر قیادت تعلیمی قافلہ رواں دواں ہوا' جواس وقت سے آج تک دینی' تعلیمی' تدریسی اور تبلیغی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس ۶۰ سالہ مدت میں دارالعلوم سراج العلوم سے ہزاروں طلباء مستفیض وسینکڑوں فارغ التحصیل ہوئے' ان فیض یافتہ حضرات علماء وحفاظ میں سے بعض حضرات کے اسماء درج ذیل ہیں' جنہوں نے حسب نصیب وتوفیق اور اپنے دانہ پانی کے مطابق سراج العلوم میں طالب علمی کا وقت گزارا اور بالخصوص ابتدائی تعلیم حاصل کی۔☆ شہید اہلسنّت علامہ محمد اکرم رضوی علیہ الرحمۃ ☆ استاذ العلماء علامہ محمد ہدایت اللہ قادری علیہ الرحمۃ مظفر آباد ☆ استاذ العلماء مفتی محمد گل احمد خان عتیقی شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور ☆ فاضل شہیر علامہ محمد نور عالم فیصل آباد ☆ استاذ العلماء مفتی محمد معین الدین مہتمم جامعہ نقشبندیہ رضویہ ڈسکہ ☆ جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم (ایم این اے)' چیئرمین سنی اتحاد کونسل' مہتمم مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد ☆ مناظر اسلام علامہ محمد سعید احمد اسعد فیصل آباد ☆ استاذ العلماء علامہ مفتی محمد حیات قادری سنئیر نائب صدر جماعت اہلسنّت وجمعیت علماء جموں وکشمیر ☆ استاذ العلماء علامہ عباس علی شاہ کاہنہ نو ☆ خطیب اسلام صاحبزادہ سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ☆ مفتی محمد یونس کاشمیری انگلینڈ ☆ علامہ حافظ فضل احمد قادری صدر مرکزی جماعت اہلسنّت برطانیہ ☆ علامہ ریاض احمد صمدانی لندن ☆ ممتاز دینی وسیاسی راہنما مولانا صاحبزادہ فیض القادری مرحوم لاہور ☆ خطیب شہیر علامہ ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی مرحوم ☆ الحاج قاری منیر احمد جماعتی مرحوم ☆ مولانا حافظ محمد حمید اختر سلطانی مرحوم گکھڑ ☆ استاذ العلماء علامہ محمد رفیع الدین مجددی صدر مدرس جامعہ نقشبندیہ امینیہ گوجرانوالہ ☆ مجاہد تحریک ختم نبوت علامہ محمد خالد حسن مجددی ☆ مترجم لفظی ترجمہ قرآن علامہ محمد رضاء المصطفےٰ ظریف القادری ☆ محقق دوراں علامہ محمد عباس رضوی مفتیٔ اعظم متحدہ عرب امارات ☆ فاضل ذیشان مفتی محمد رمضان سیالوی خطیب مرکزی جامع مسجد داتا دربار لاہور ☆ مولانا صاحبزادہ محمد حسن رضا ابن مولانا پیر سید مراتب علی شاہ ☆ صاحبزادہ محمد اظفر (ابن مولانا محمد ایوب رضوی برادر مبلغ اسلام مولانا محمد ابراہیم خوشتر علیہما الرحمۃ) ماریشیس ☆ خطیب پاکستان مولانا حافظ محمد مشتاق احمد سلطانی ☆ خطیب ذیشان مولانا پیر سید شہباز احمد شاہ بخاری ☆ مبلغ یورپ مولانا میاں احمد سعید خاں رضوی ☆ مولانا محمد نثار احمد چشتی ☆ حافظ محمد یونس رضوی مکہ مکرمہ ☆ حافظ محمد علی رضوی مدینہ منورہ ☆ مولانا قاری محمد افضل جدہ شریف ☆ حافظ محمد ذوالفقار احمد رضوی مسقط عمان ☆ حافظ محمد وحید عزیز رضوی بیلجیئم ☆ حافظ محمد صابر حسین جماعتی نوٹنگھم انگلینڈ ☆ مولانا علی محمد نقشبندی مرحوم ☆ مولانا محمد سلیم اللہ تابانی خطیب اعظم پھالیہ ☆ مولانا ابوالمنصور محمد صدیق ہریکوٹی ☆ پیر سید محمد انور شاہ بخاری آستانہ عالیہ کیلیانوالہ شریف ☆ مولانا محمد اکبر نقشبندی ہریکوٹی ☆ مولانا محمد راشد محمود رضوی مرحوم خطیب راولپنڈی ☆ مولانا محمد حنیف چشتی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنّت پاکستان گوجرانوالہ ڈویژن ☆ صاحبزادہ محمد آصف مسعود قادری خطیب راولپنڈی ☆ مولانا محمد باغ علی رضوی ڈپٹی جنرل سیکرٹری جماعت اہلسنّت پاکستان پنجاب ☆ مولانا محمد انصر ایوب رضوی خطیب فیصل آباد ☆ حافظ شیخ محمد عبدالوحید (زینت پرنٹ) گوجرانوالہ ☆ مولانا حافظ محمد ضیاء الرحمٰن رضوی لاہور ☆ حافظ محمد رفاقت علی چٹھہ مرحوم سابق سالار پاکستان سنی فورس ☆ الحاج صاحبزادہ محمد داؤد رضوی ☆ الحاج صاحبزادہ محمد رؤف رضوی گوجرانوالہ وغیرہم۔

پہلی یہ اپنے شہر کی ہے دینی درسگاہ
حنفیہ رضویہ جو سرج العلوم ہے
فیضان ساٹھ سال سے ہے خدمت میں مگن
اس مدرسے میں سارے زمانے کی دھوم ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

گذشتہ سے پیوستہ

تذکرہ برکاتی مشائخ

سجادہ نشین مارہرہ مطہرہ کی جلوہ آرائی: الحمد للہ بفضلہ تعالیٰ آستانہ عالیہ برکاتیہ قادریہ مارہرہ مطہرہ اور آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ بریلی شریف کے اکابر کرام موجودہ اور سابقہ سجادہ نشینان کرام وشہزادگان عظام والد ماجد ضیغم اہلسنّت علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت ملک التحریر رئیس القلم مولانا محمد حسن علی قادری رضوی مدظلہ پر خاص نظر کرم رکھتے ہیں۔ ردارتداد اور فروغ مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ میں اُن کی شبانہ روز مساعی پر مسرور رہتے ہیں اور دعاؤں سے نوازتے ہیں اور اُن کے مریدین بھی والد ماجد کو قدر وعزت اور اپنائیت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ۶ ستمبر کو حضور سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ حضرت پیر طریقت فخر و نازش خانوادۂ برکاتیت علامہ ڈاکٹر محمد امین میاں قادری برکاتی دامت برکاتہم گیگا خانوادہ اپنے برکاتی مریدین کی ایک شادی کی تقریب میں تشریف لائے۔ اس موقع پر حضرت والد ماجد کو پنجاب سے یاد فرمایا اور سندھ میں حضرت صاحبزادہ مفتی احمد میاں برکاتی ابن خلیل العلماء علامہ مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی مارہروی علیہ الرحمۃ کی شادی کا اہتمام اگرچہ بہت وسیع پیمانہ پر شاہی انداز میں ہوا لیکن بفضلہ تعالیٰ شرعی حدود وقیود میں خلاف شرع امور کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ ماشاء اللہ کراچی کے علماء اہلسنّت کثیر تعداد میں تھے۔ ماشاء اللہ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کے مریدین متبع سنت وشریعت باریش اور اسلامی شرعی لباس میں ہوتے ہیں۔ فروغ سنیت اور اشاعت مسلک اعلیٰ حضرت سے خاص دلچسپی اور خصوصی رغبت رکھتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ چالیس مدارس دینیہ برکاتی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام چل رہے ہیں اور سہراب گوٹھ علاقہ کراچی میں ایک بہت بڑے جامعہ کا سنگ بنیاد تین سال پہلے حضرت امین ملت سجادہ نشین مارہرہ شریف نے رکھا تھا۔ مخدوم محترم حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ مدظلہ، والد ماجد مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ کو اپنی خصوصی نوازشات سے نوازا، سب سے زیادہ صحبت وملاقات اور گفتگو کا موقع والد ماجد مدظلہ ہی کو ملا۔ وہ بریلی شریف اور مارہرہ مطہرہ کے اکابر کرام کے مقدس احوال گرامی سے پوری طرح واقف ہیں۔ مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف معاندین و حاسدین کے لایعنی اعتراضات کے موثر جوابات ان کی نوک زبان پر ہوتے ہیں۔ حضرت والد ماجد ضیغم اہلسنّت مدظلہ نے اپنی تصانیف کے سیٹ پیش کئے اور عرض کیا حضرت یہ خادم مارہرہ مطہرہ کی برکاتی خانقاہ کا ادنیٰ سگ دربار ہے۔ حضرت مخدوم محترم سجادہ نشین مارہرہ مطہرہ نے اُٹھ کر گلے سے لگا لیا۔ فرمایا حضرت آپ کو کون نہیں جانتا؟ سبحان اللہ۔ شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم قبلہ قدس سرہٗ کا تذکرہ آیا تو گویا آبدیدہ ہو کر فرمایا "حضرت مجھ سے بہت محبت رکھتے تھے، بہت کرم و شفقت فرماتے تھے ہم بریلی شریف حاضر ہو کر کئی کئی دن ٹھہرتے تھے، واپسی پر حضرت مفتی اعظم قبلہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے، ہمیں پیسے بھی دو اور کرایہ بھی دو۔ حضرت بہت کچھ عطا فرماتے تھے۔ بہت بہت محبت شفقت فرماتے تھے۔ حضرت مخدوم محترم سجادہ نشین صاحب مدظلہ نے حضرت والد ماجد سے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باندھ کر ملا کر یک مٹھ بنا کر فرمایا ہمارا اور بریلی شریف کا تعلق ایسا ہے۔ حضرت والد ماجد حضرت سجادہ نشین صاحب دامت برکاتہم والد ماجد شیخ طریقت حضرت علامہ مفتی قاری حافظ مصطفےٰ حیدر حسن میاں برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت وصحبت سے بھی مستفید اور مارہرہ مطہرہ کی خانقاہ کی حاضری سے بھی مشرف ہیں۔ حضرت قبلہ حسن میاں برکاتی قدس سرہٗ کا مشہور شعر ہے اکثر فرمایا کرتے تھے:

؎ حفظ ناموس رسالت کا جو ذمہ دار ہے
یا الٰہی مسلک احمد رضا خاں تاابد تابندہ باد

یاد رہے کہ احسن العلماء سیدنا مصطفےٰ حیدر حسن میاں قبلہ قدس سرہٗ نے نبیرۂ اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب الازہری مدظلہ العالی کی شہرہ آفاق محققانہ تصنیف

''ٹی وی مووی' ویڈیو کا شعری حکم'' پر تائید و تصدیق فرمائی ہے اور محدث کبیر استاذ الاساتذہ شہزادہ صدر الشریعہ علامہ ضیاء المصطفےٰ اعظمی سجادہ نشین خانقاہ صدر الشریعہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ' استاذ العلماء علامہ مفتی تقدس علی خان قادری سابق مہتمم مفتی منظر اسلام بریلی شریف تلمیذ صدر الشریعہ علامہ سید ظہیر احمد زیدی اور صف اوّل کے دیگر اکابر کرام نے ہر قسم کے چینل کو ردّ کر دیا ہے۔

اکابر مشائخ کرام علماء عظام سجادہ نشینان کرام مارہرہ مطہرہ سید العلماء علامہ مفتی سیدنا سید آل مصطفےٰ میاں قدس سرہٗ' تاج العلماء علامہ مفتی سید اولاد رسول حضور محمد میاں برکاتی مدظلہ' پیر طریقت علامہ پیر سید حسنین میاں نظمی مدظلہ نے اپنے بکثرت فتاویٰ مبارکہ میں لاؤڈ اسپیکر پر نماز کو شرعاً مکروہ وممنوع ومفسد صلوٰۃ قرار دیا ہے۔ ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ جامعہ اشرفیہ کے ترجمان کا سیدین نمبر اُٹھا کر دیکھا جا سکتا ہے۔ مسلک اعلیٰ حضرت کی سیکٹروں مقامات پر بھرپور تائید وحمایت وتصدیق فرمائی ہے۔ اکابر مارہرہ شریف کا یہ فرمان ذیشان اور اُن کے اقوال وارشادات موجود ہیں۔ کیا روح پرور انداز ہے موجودہ سجادہ نشین مارہرہ مطہرہ کے عظیم المرتبت والد گرامی حضور سیدنا احسن العلماء مولانا شاہ حسن میاں قبلہ فرمایا کرتے تھے ''ہمارے گھر کے بچوں کو گھٹی میں اعلیٰ حضرت کی محبت اور عظمت پلائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خانقاہ برکاتیہ کا ہر ہر فرد اعلیٰ حضرت کا گیت گاتا رہتا ہے۔ اعراس اور اجلاس میں اس برکاتی خانقاہ کے سجادہ نشین و دیگر افراد اعلیٰ حضرت کے فضائل ومناقب بیان کرنے سے تھکتے نہیں۔ خانقاہ برکاتیہ کا موقف ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ انہوں نے کلیات تو کلیات اصول تو اصول فروع میں بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے فتویٰ پر عمل کیا۔ مثلاً اذان ثانی جمعہ کا مسئلہ بدایوں سے خانقاہ برکاتیہ سیدنا سرکار آل احمد اچھے میاں قدس سرہٗ کے عہد مبارک سے تھا۔ حضرت مولانا شاہ عبدالمجید عین الحق رحمۃ اللہ علیہ' سیدنا سرکار آل احمد اچھے میاں قبلہ کے بہت چہیتے خلیفہ تھے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا مارہرہ شریف سے جو تعلق قائم ہوا وہ بھی تاج الفحول محبّ الرسول حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ ہی کے ذریعہ سے قائم ہوا۔ وہی اعلیٰ حضرت کو مارہرہ مطہرہ لائے تھے لیکن جب سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے یہ فتویٰ دیا کہ جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے باہر ہونا سنت ہے اور منبر کے متصل مسجد کے اندر ہونا خلاف سنت ہے تو حضرت مولانا سید شاہ ابوالقاسم محمد اسماعیل حسن میاں قدس سرہٗ نے خانقاہ برکاتیہ کی مسجد میں اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کے مطابق جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے باہر کہلانی شروع کی۔ حالانکہ بدایوں کے لوگ اس فتویٰ کے بشدت مخالف تھے۔ (ماہنامہ اشرفیہ سیدین نمبر صفحہ ۳۱۴-۳۱۳)

الغرض موجودہ سجادہ نشین مارہرہ شریف اپنے اکابر واسلاف کے نقش قدم پر اور اُن کے اوصاف وخصائص کے مظہر ہیں۔ الغرض حضرت سجادہ نشین مارہرہ کا یہ دورہ روحانی اور مسلکی فروغ کے اعتبار سے بہت بہت کامیاب رہا اور والد ماجد ضیغم اہلسنّت پر حضرت کی خصوصی نوازشات رہیں۔ بحمدہٖ تعالیٰ اس سفر میں علماء اہلسنّت کراچی کا رابطہ حضرت والد ماجد سے بہت زیادہ رہا۔ اکثر اپنے اپنے مدارس ومساجد اور تقریبات میں لے جاتے' سنی رضوی اشاعتی اداروں کے سربراہوں کا آنا جانا اور مشاورت کرنا رہا۔

علامہ سید شاہ تراب الحق قادری کی عیادت: مذہب حق اہلسنّت ومسلک اعلیٰ حضرت کے عالمی مبلغ اور شہر کراچی میں اہلسنّت کے روح رواں مجاہد مسلک اعلیٰ حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی خلیفہ مفتی اعظم و جانشین حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ آج کل سخت علیل ہیں۔ حضرت والد ماجد اس مرد جلیل کی عیادت کیلئے علامہ مفتی سید اکبر الحق صاحب قادری رضوی' مولانا لئیق نوری رضوی اور دیگر علماء و احباب کی رفاقت میں حضرت شاہ صاحب کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے۔ حضرت صبح سے حضرت ضیغم اہلسنّت کا انتظار فرما رہے تھے۔ شدید ضعف ونقاہت کے باوجود پونے گھنٹہ تک شرف ملاقات سے مشرف فرمایا۔ حضرت والد ماجد مسلسل دعاؤں سے نوازتے رہے۔ حضرت شاہ صاحب کراچی میں ستون اہلسنّت ہیں۔ اہلسنّت کا سرمایہ ہیں' بچشم نم دعاؤں کے ساتھ مراجعت ہوئی۔ قارئین رضائے مصطفےٰ حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق صاحب مدظلہ کی مکمل صحت یابی اور درازی عمر کی پُر خلوص دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

پڑھتا جا ...... شرماتا جا

نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب شریف کے منکرین وہابیہ کے پیرومرشد نے اپنی غیب دانی وفیض رسانی کا اعلان کردیا

(نوائے وقت میانوالی اشاعت خاص میں گروہ وہابیہ نجدیہ کے فلک بوس دعوے)

قارئین بلاتبصرہ پڑھئے لکھا ہے ''پاکستان میں اُمت مسلمہ کے روحانی وسماجی پیر جن وانس روحانی بابا ورہنما میاں عطاء الرحمٰن طارق نے ہزاروں غیر مسلم جنات کو مسلمان کیا ہے......اور لا علاج مریضوں کو صحت یاب کیا ہے۔ روحانی بابا پیر مرشد کا فرمان ہے کہ پاکستان کے آئندہ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور پنجاب کے وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف ہیں''۔ محترم قارئین! خیال رہے کہ وہابیہ کے یہ ملّا بابا جمعیت اہلحدیث کے رہنما وغیر متنازعہ شخصیت ہیں' جمعیت اہلحدیث ضلع خوشاب کے سرپرست اعلیٰ ہیں' کئی گولڈ میڈلز حاصل کر چکے ہیں۔ ملّا بابا ہفتہ وار جنات وانسانوں کی محافل لگاتے ہیں۔ (امام کعبہ بھی ان کے گھر گئے) نیز انہوں نے نواز شریف کو ووٹ دینے کی اپیل کے ساتھ ساتھ میاں برادران کی کامیابی اور کامرانی کا اعلان کیا ہے کہ آئندہ وزیراعظم میاں نواز شریف وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف ہوں گے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ کریں (نوائے وقت ۱۱ جولائی ۲۰۱۲ء رنگین صفحہ باتصویر)

مذکورہ بالا سطور سے جو معلوم ہوا اس کی روشنی میں یعنی کہ

(۱) روحانیت حاصل ہونے کا عقیدہ (۲) پیر جن وانس ہونے کا دعویٰ (۳) لاعلاج مریضوں کو شفا یاب کرنے کا اعلان (۴) وزارتِ عظمیٰ واعلیٰ تقسیم کرتے ہوئے دو بھائیوں کو آنے والے وقت کے حکمران بنادینے کا یقینی بیان دینے والے ملّا اور نام نہاد جماعت اہلحدیث وہابیہ سے ہم یہ وضاحت طلب کرتے ہوئے (مطالبہ کرتے) ہیں کہ مذکورہ تمہارا ملّا بابا و پیر اپنے تعارف و بیان میں سچا ہے یا کہ تم اور تمہارا عقیدہ؟؟ کیونکہ تمہارا عقیدہ ہے کہ ''کسی نبی اور ولی کو جن فرشتے کو پیر و شہید کو امام زادے کو بھوت پری کو اللہ صاحب نے طاقت نہیں بخشی کہ وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کر لیں''۔ ''غیب دانی کسی کے قابو میں نہیں'' جو پیغمبر خدا کے بارے کہے کہ اللہ نے ایسا مرتبہ ان کو دیا ہے کہ ''آئندہ کی باتیں جانتے ہیں سو اس کو پیغمبر نے منع کیا ہے''۔ (دیوبندیوں کے سرتاج رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے (نبی اکرم کو) دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ (براہین قاطعہ ص ۵۱) (یہ شرک فی العلم ہے) (تقویۃ الایمان) دوم تم لکھ چکے ہو کہ تندرست کرنا اللہ کی ہی شان ہے' کسی نبی ولی کی شان نہیں ہے جبکہ روحانی بابا نے لاعلاج مریضوں کو تندرست و صحت یاب کیا ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

؎ کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے......لائے اس بت کو التجا کر کے

نیز آئندہ کی وزارتوں کی فلک بوس خبریں بیان کر کے اپنے مسلک وہابیہ کے محل عنکبوت کو زمین بوس کردیا۔

؎ لطفِ جاناں دھرے دھرے آفتِ جاں ہو گیا
ابر رحمت اس طرح برسا کہ طوفان ہو گیا

نیز فیضان اولیاء کے منکر نے خود کو جنّ وانس کے پیرومرشد و روحانی بابا ہونا ثابت کردیا ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے:

؎ کیا جھوٹ کا شکوہ تو یہ جواب ملا
تقیہ ہم نے کیا تھا ہمیں ثواب ملا (معاذ اللہ)

جنّات کے پیر' نبی ولی کے کمالات کے منکر: کرامات اہلحدیث میں میاں غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ کی کرامت لکھی ہے کہ انہوں نے تھوڑی دیر میں سکھر سندھ میں کام کرنے والے حجام کے لڑکا کی خبر دی کہ فرمایا ''حجام جاؤ بے شک جا کر دیکھ لو لڑکا گھر آ گیا ہے' حجام گھر گیا تو سچ مچ بیٹا آیا ہوا تھا' بیٹے سے ماجرا پوچھا تو اُس نے کہا ابھی ابھی سکھر سندھ میں تھا۔ معلوم نہیں مجھے کیا ہوا اور کیونکر طرفۃ العین (آنکھ جھپکنے میں) میں یہاں پہنچ گیا۔ (کرامات اہلحدیث ص ۱۴۴)

خیال رہے کہ آج کل جو جدید کتاب طبع ہوئی ہے اس کے حاشیہ میں لکھ دیا گیا ہے کہ یہ کرامت ولی کے اختیار میں نہیں ہوتی اور نہ ایسا ہونے کا اسے علم ہوتا ہے یعنی لڑکا کہاں ہے کیسے آئے گا بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ ان کے (ولی کے) کہنے سے یہ کام جنّات کردیتے ہیں جسے لوگ نہیں سمجھتے۔ (کرامات اہلحدیث جدید ص ا۲ ناشر مسلم پبلی کیشنز طبع اوّل) (اصل کتاب میں ہرگز یہ الفاظ نہیں ہیں)

ع......الٰہی آسماں کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر!

یہ بات تھی وہابیہ کے روحانی بابا پیر جنّ وانس کی اسی طرح کی بات دیوبندیوں کے سرتاج بابا نے بھی لکھ دی ہے وہ بکواس کرتا ہے کہ غور کرنا چاہیئے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے (نبی کریم کا علم) ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟ شیطان کو یہ وسعت علم نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کی کون سی (دلیل) نص قطعی ہے؟

(براہین قاطعہ صفحہ ۵۱، رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

یہ ہے منکرین شانِ رسالت ومنکر مقام ولایت پر اللہ کی طرف سے پھٹکار ونحوست کہ محبوبانِ خدا انبیاء واولیاء کے کمالات کا انکار اور جنّ و شیطان کے کمالات کا اقرار کرتے ہیں۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) اس لئے کہا گیا ہے:

؎ منزل پہ جب نہ ہو سکی تکمیل جستجو
گمراہیوں کو حاصلِ ایماں سمجھ لیا

دُعا: خدا محفوظ رکھے ہر اک بلا سے
خصوصاً بدعقیدگیوں کی وباء سے

(از: فاضل ذیشان مولانا ابوسعید محمد سرور قادری رضوی گوندلوی)

☆☆☆☆☆☆☆

قطعۂ تاریخ (سالِ وصال)

حضرت مولانا حافظ محمد رمضان جماعتی سیالکوٹی

تاریخ وصال: ۶ ذیقعدہ ۱۴۳۳ھ۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۱۲ء

آپ مرید خاص ہیں امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے، سسرِ محترم ہیں نباضِ قوم حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کے، نانا جان ہیں صاحبزادہ محمد داؤد رضوی اور صاحبزادہ محمد رؤف رضوی کے۔

قرآنی مادۂ تاریخ (سالِ وصال)

"اُولٰٓئك اصحٰب الجنت خالدين فيها" (۱۴۳۳ھ)

قطعۂ تاریخ (سالِ وصال)

☆☆☆

"درخشانیٔ بارگاہِ حقیقت" ۲۰۱۲ء

صاحب اخلاصِ وہ حافظ کلام پاک کا
مہربانی خاص تھی اُس پر خدائے پاک کی
پیکر حق، امیر ملّت کا سعید اختر مرید
دِل نواز اُس پر نظر حضرت علی پوری کی تھی
بندۂ باری تعالیٰ بے ریا، بعد از وفات
تازگی کچھ اور چہرے کی زیادہ ہو گئی
نام رمضان اور حافظ اُس کا تھا وہ پاکباز
وہ کتابِ پاک جو رمضان میں نازل ہوئی
بافضیلت شخص وہ تھا اقربِ نبّاضِ قوم
اُس کو حق سے خوش نصیبی اِک سے اِک بڑھ کر ملی
پیکرِ زہد و قناعت، وہ حسیں تصویرِ صدق
علم و عرفاں، خدمتِ اسلام کا نقشِ جلی
اُس کی رحلت سے ہیں اہلِ حق ملُول و غم زدہ
وہ نقیب خیر و پرہیزگار وہ متقی
اہل ایماں کو جو ملتی ہے وہ پائے گا جزا
مردِ مومن کی طرح اس نے گزاری زندگی
نورِ قرآں عمر بھر سمتوں میں پھیلاتا رہا
قبر میں پائے گا قرآنِ مبیں کی روشنی
اُس خدا آگاہ و خود آگاہ کا سالِ وصال
یوں کہا طارقؔ نے "زیبا شمعِ فیضانِ نبیؐ"

۱۴۳۳ھ

تعزیت گزار ودُعا گو: محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری حسن ابدال